Regd No P.67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۹ — شمارہ ۳۸

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

بجرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۵ ر تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے ۹ ر تبوک کی موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت بلڈ پریشر کی کمی کے باعث ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ نیز سر درد کی بھی تکلیف ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

قادیان ۱۵ ر تبوک۔ الحمد للہ کہ سرینگر کی احمدیہ تبلیغی صوبائی کانفرنس مورخہ ۱۲ ر اور ۱۳ ر تبوک کو مسلسل دو روز جاری رہنے کے بعد انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۱۸ ر تبوک کو سرینگر سے کٹھوعہ کے لئے روانہ ہوں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر حضر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف، محترمہ بیگم صاحبہ، بچگان اور جملہ رفقائے سفر کا حافظ و ناصر رہے آمین

قادیان ۱۵ ر تبوک۔ محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی جملہ درویشان سمیت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ

۱۵ ر رجب ۱۳۹۰ ھ — ۱۷ ر تبوک ۱۳۴۹ ہش — ۱۷ ر ستمبر ۱۹۷۰ ء

### کشمیر کی جماعت ہائے احمدیہ میں

# حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کا تبلیغی و تربیتی دورہ

رپورٹ مرسلہ مکرم چودھری فیض احمد صاحب گجراتی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قسط نمبر ۲

مورخہ ۲۳ ر اگست کو جماعتہائے احمدیہ کنی پورہ و شورت کی طرف سے ایک مشترکہ پبلک جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا شورت اور کنی پورہ کی جماعتیں برلب سڑک واقع ہیں۔ اور دونوں کے درمیان صرف دو فرلانگ کا فاصلہ ہے۔ کنی پورہ کی جماعت کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ چھ سات سو کی آبادی کا یہ پورا گاؤں خدا کے فضل سے احمدی ہے۔ شورت میں بفضلہ تعالیٰ کافی تعداد میں احمدی موجود ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جب اس جلسۂ عام سے خطاب کرنے کے لئے کنی پورہ سے شورت تشریف لائے تو جماعت احمدیہ شورت کے علاوہ مختلف احمدیہ جماعتوں کے نمائندوں نے آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ سڑک کو جھنڈوں اور استقبالیہ گیٹوں سے خوب سجایا گیا تھا۔ مخلصین جماعت نے پرجوش اسلامی نعروں سے آپ کا والہانہ خیر مقدم کیا اور آپ نے تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اور بچوں سے پیار کیا۔

جلسہ کا انتظام شورت کی عیدگاہ میں کیا گیا تھا جو گاؤں سے ملحق برلب سڑک واقع ہے۔ شورت و کنی پورہ کے علاوہ کشمیر کی بہت سی جماعتہائے احمدیہ کے احمدی احباب اس جلسہ سے مستفید ہونے کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ ایک بڑی تعداد میں غیر احمدی احباب نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔

جلسہ کی کارروائی تقریباً گیارہ بجے قبل دوپہر شروع ہوئی تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضلی مبلغ سرینگر نے ایک تعارفی تقریر کی جس میں آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے اس تبلیغی دورہ کی اہمیت بیان کی۔ اور حاضرین کو تلقین کی کہ آپ کی تقریر کو توجہ اور انہماک سے سنیں اور پھر آپ کے فرمودات پر عمل کریں

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ نے قریباً ایک گھنٹہ تک حاضرین سے ایک بہت ہی موثر خطاب فرمایا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات اور مستقبل قریب میں احمدیت کی عالمگیر ترقیات کا ذکر فرمایا۔ اس جلسہ کی مفصل رپورٹ بدر کے کسی آئندہ شمارہ میں شائع کی جائے گی۔ ان شاء اللہ۔

جلسہ سے خطاب کرنے کے بعد آپ واپس کنی پورہ تشریف لے گئے۔ اسی شام کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کنی پورہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں صاحبزادہ صاحب موصوف نے جماعت کو تربیتی نصائح کرنے کے علاوہ مسجد احمدیہ سرینگر کی تعمیر میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ کنی پورہ کی جماعت نے وہیں مسجد میں چار سو روپیہ سے زاید چندہ نقد پیش کر دیا اور وعدے اس کے علاوہ تھے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ کنی پورہ کی جماعت نے حال ہی میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک وسیع مسجد تعمیر کی ہے جس پر تقریباً ۲۵ ہزار روپیہ خرچ کیا ہے۔ جماعت کی تعداد اور مالی پوزیشن کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ایک قابل قدر قربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں کو جزائے خیر بخشے جنہوں نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔ آمین۔

۲۴ ر اگست کو حضرت صاحبزادہ صاحب پروگرام کے مطابق شورت تشریف لے گئے ساری جماعت آپ کے استقبال کے لئے سڑک پر موجود تھی [illegible] محبت و خلوص اور پرجوش اسلامی نعروں سے آپ کا استقبال کیا (باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

### جلسہ سالانہ قادیان

### تاریخہائے انعقاد ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح ۱۳۴۹ ہش / دسمبر ۱۹۷۰ ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے ۷۹ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر رکھی گئی ہیں۔

جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے سب دوستوں کو جلسہ سالانہ کی تاریخوں سے مطلع فرما دیں تا کہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہو کر اس مقدس اور روحانی اجتماع کی برکات سے مستفیض ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے زیادہ سے زیادہ احباب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پرو پرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

## ایبٹ آباد میں

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

ایبٹ آباد ۱۸ ظہور ۱۳۴۹ ہش
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بعض دفعہ خون کے دباؤ میں کمی ہو جانے کی وجہ سے ابھی تک پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

۱۵۔ ۱۶ اور ۱۷ ظہور کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:۔

مورخہ ۱۵ ظہور۔ مغرب کی نماز کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تھوڑی دیر تک احباب میں تشریف فرما رہے اس موقع پر حضور نے بیرونی مشنوں کی طرف سے آمدہ بعض اطلاعات پر خوشی اور اطمینان کا اظہار فرمایا۔ نیز اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے مغربی افریقہ میں غیر معمولی طور پر مجوزہ میڈیکل سنٹرز اور سکول کھولنے کی ضروری سہولتوں کے میسر آجانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی راہ میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔

---

اگلے روز حضور کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے مقامی جماعت کے علاوہ مانسہرہ، داہ، ہری پور، کراچی ربوہ، بانڈھی سندھ، راولپنڈی، اسلام آباد، پشاور اور ضلع پشاور کے احباب جماعت بھی کثیر تعداد میں تشریف لائے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت پہلے دس بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک احباب کو انفرادی طور پر ملاقات کا موقع عطا فرمایا۔ اور پھر پونے ایک بجے سے پونے دو بجے تک پشاور اور ضلع پشاور کی جماعتوں کے قریباً پونے چار سو احباب کو جو اپنے امیر جماعت مکرم محمود احمد خان صاحب کی سرکردگی میں چھ سپیشل بسوں پر تشریف لائے ہوئے تھے انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی ملاقات کا موقع دیا حضور نے سب کو باری باری شرف ملاقات بخشا۔ احمدی بہنوں نے بیگم صاحبہ محترمہ سے ملاقات کی۔ اس کے بعد جب احباب کھانے سے فارغ ہوئے تو حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں اور پھر سوا تین بجے سے ساڑھے چار بجے تک احباب میں تشریف فرما رہ کر انہیں اپنے بیش بہا ارشادات اور مواعظِ حسنہ سے مستفید فرمایا۔ حضور نے اس موقع پر سب سے پہلے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ پشاور کو یاد فرمایا اور ان سے تبلیغی اور تربیتی امور کے متعلق دریافت فرمایا۔ کچھ اور دوستوں نے بھی اس سلسلہ میں اپنی معروضات حضور کی خدمت میں پیش کیں۔ حضور نے فرمایا یہ عجیب بات ہے کہ ہم اپنے دنیوی کام کاج میں تو پوری دلچسپی کے ساتھ ہمہ تن مصروف اور ان میں پورے جوش و خروش کے ساتھ آگے بڑھنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں مگر احمدیت کی تبلیغ کا حق ہم پوری طرح ادا نہیں کرتے۔ اس سلسلہ میں نہ تو ہم وہ قربانی دیتے ہیں اور نہ وہ سرگرمی دکھاتے ہیں جو تبلیغ کے لئے ضروری ہے۔ اور پھر جہاں تھوڑا بہت تبلیغ کا کام ہو رہا ہے اسے بعض مصلحتوں کے پیش نظر کما حقہٗ مؤثر بنانے میں پس و پیش رہتا ہے۔

فرمایا ایسا نہیں ہونا چاہئیے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے تبلیغ سے کسی دم غافل نہیں ہونا چاہئیے۔ البتہ تبلیغ کے لئے قربانی، جرأت، ہوشمندی اور سب سے بڑھ کر اچھے نمونے یعنی باہمی پیار و محبت، ایثار و قربانی اور ہمدردی و غمخواری کی ضرورت ہے۔ اگر یہ جذبہ اور تبلیغ کی ایک لگن اور جنون ہمارے اندر پیدا ہو جائے اور دوسروں کے لئے اپنے دل میں درد اور ان کے لئے اضطرار اور ابتہال کے ساتھ دعائیں کی جائیں تو ہماری یہ کوشش اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری یہ درد مندانہ دعائیں کبھی رائیگاں نہیں جا سکتیں۔

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ افریقہ کے بعض ملک قربانی اور اخلاص میں ہم سے بہت زیادہ آگے نکل گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ کوئی سیاہ فام ہے یا سفید فام۔ وہ تو بلا امتیاز رنگ و نسل اس قوم کو یا فرد کو اپنے قرب سے نوازتا ہے جو اس کے حضور سچے دل سے قربانی پیش کرتا اور اس کی رضا کے لئے دکھ اٹھاتا ہے۔ افریقہ میں اسلام کی تبلیغ کے لئے سازگار حالات اور اسلام کی ترقی کے غیر معمولی سامان پیدا ہونے کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا مجھے ادھر کی فکر بڑی ہوئی ہے کیونکہ توازن قائم رکھنا ضروری ہے اس لئے ہمیں یہاں بھی مخالفت کی پروا کئے بغیر پوری سرگرمی اور جوش و خروش کے ساتھ تبلیغ کرنی چاہیئے

فرمایا دنیا اتنی سال سے خوش ہے اس بات پر کہ اس نے احمدیوں کو کافر کہہ لیا۔ اور ہم اتنی سال سے اس بات پر خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا ہو رہی ہے۔ اور اس کی نگاہ میں ہم کافر نہیں ہیں۔ مسلمان ہیں۔ اور وہ جو دلوں کے بھید جانتا ہے وہ ہمارے دل اپنی محبت سے لبریز دیکھتا ہے اور اس نے ہمیں اپنا محبوب بنا لیا ہے۔ پھر "غیر" کی ہمیں کیا پروا ہے۔

حضور نے فرمایا تبلیغ و تربیت کے لئے ہر جگہ مسجد کا ہونا ضروری ہے۔ البتہ یہ خیال درست نہیں ہے کہ جب تک دو چار لاکھ روپیہ نہ ہو جائے مسجد تعمیر نہیں ہو سکتی مسجد نبوی جیسی بابرکت اور مقدس مسجد کی ابتداء کھجور کے پتوں کی چھت سے ہوئی تھی۔ ہمیں بھی سردست کھجور کے پتوں کی چھت سے مسجدیں بنا دینی چاہیئں۔ کیونکہ دراصل اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا مقصود ہے نمائش کرنا تو مقصود نہیں۔

آپ نے فرمایا اسی طرح تبلیغ کے لئے قرآن کریم کا سیکھنا سکھانا اور سمجھنا اور اس پر عمل کرنا بڑا ضروری ہے۔ فرمایا مجلس مشاورت کے موقع پر نمائندگان کی بڑی دھواں دھار تقریریں ہوتی ہیں کہ قرآن کریم پڑھانے کا انتظام نہیں کیا جاتا لیکن اس مہینے ربوہ میں جاری ہونے والی فضل عمر تعلیم القرآن کلاس میں پاکستان کی کم و بیش ایک ہزار جماعتوں کے صرف ۴۰ نمائندے شامل ہوئے ہیں اگر ہر ایک جماعت سے ایک نمائندہ بھی جاتا تو ان کی تعداد ایک ہزار ہو جاتی۔

فرمایا۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اس کلاس میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ عورتوں میں دین سیکھنے کا زیادہ شوق ہے۔ مگر ان میں کہیں کہیں بے پردگی بھی پیدا ہو گئی ہے۔ ویسے یہ چند استثناء ہیں۔ لیکن بعض دفعہ بڑے نمایاں ہو کر سامنے آتے ہیں۔ اگرچہ ہزاروں میں سے ایک کے خراب ہونے سے اعتراض کی گنجائش تو نہیں تاہم فکر کی ضرورت تو ہے۔ ایسی عورت کسی نیکی کی وجہ سے شاید اللہ تعالیٰ کے غضب سے تو بچ جائے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو حاصل نہیں کر سکتی جس کا ہمیں وعدہ ملا ہے۔ والدین کو چاہیئے کہ وہ شروع سے اپنی بچیوں پر کڑی نظر رکھیں اور ان کی تربیت سے کبھی غافل نہ ہوں ورنہ بعد میں رونے دھونے اور پریشانیوں کے خط لکھنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا ہماری اگلی نسل بڑی اچھی ہے اس کو سنبھالنا اور اس کی کما حقہٗ تربیت کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہمارے گھروں میں ہر وقت خدا اور اس کے رسول، صحابہ کرام اور ان کے زریں کارنامے، غرض دین کی باتیں ہوتی رہنی چاہیئں تاکہ ہر وقت دین کی باتیں بچوں کے کانوں میں پڑتی رہیں۔ جس سے ان میں دینداری کی روح پیدا ہو اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے مالی اور جانی قربانیوں کی اہمیت ان پر واضح ہوتی رہے کیونکہ الٰہی وعدوں کے مطابق تین صدیوں سے بھی پہلے احمدیت کی نسلاً بعد نسلٍ قربانیوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے "نتیجہ" میں اسلام کے مکمل غلبہ کی صبح طلوع ہونی ہے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے صحابہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان اور ایمان میں پختگی اور اسلام کی خاطر جرأت اور دلیری، ایثار اور قربانی، اور ہمدردی و جاں نثاری کی چند مثالیں دے کر فرمایا ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا ہی پختہ ایمان، قربانی کی یہی روح ہمدردی کا یہی جذبہ اور اخلاق کا یہی رنگ اپنے اندر پیدا کریں۔ اور اپنی آنے والی نسلوں کو بھی اسی رنگ میں رنگین کرتے چلے جائیں وباللہ التوفیق

بالآخر حضور کی یہ انتہائی روح پرور مجلس حضور کی اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی اور اسی طرح سبھی احباب اپنے پیارے آقا کی ملاقات اور آپ کے روح پرور کلمات اور زریں ہدایات سے شادکام خوشی خوشی واپس تشریف لے گئے

---

مورخہ ۱۷ ظہور کو حضور ایدہ اللہ مع حضرت بیگم صاحبہ مد ظلہا و دیگر افراد خاندان ایبٹ آباد کے قریب ہی ایک پرسکون اور صحت افزا مقام پر تشریف لے گئے اور دن بھر وہیں قیام فرما رہے۔ پونے آٹھ بجے رات وہاں سے واپس تشریف لائے ❊

# قربانی کا نظارہ ایک عاقل انسان کیلئے بہت مفید ہے

## جو شخص قربانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ولی بن جاتا ہے

## پھر اللہ تعالیٰ اُسے عبودیت کا وہ مقام بخشتا ہے جس میں لامحدود ترقیاں ہو سکتی ہیں

خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فرمودہ ۳ر جنوری ۱۹۰۹ء

تکبیر اللّٰہُ اکبر اللّٰہُ اکبر وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبر۔ اللّٰہ اکبر وَلِلّٰہِ الحمد اور کلمہ وَمَن یَرغَبُ عَن مِّلَّۃِ اِبرَاھِیمَ اِلَّا مَن سَفِہَ نَفسَہٗ وَلَقَدِ اصطَفَینٰہُ فِی الدُّنیَا وَاِنَّہٗ فِی الاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِینَ اِذ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗ اَسلِم قَالَ اَسلَمتُ لِرَبِّ العٰلَمِینَ

آج کا دن عید کا دن ہے۔ یہ قربانیوں کا دن ہے

### قربانیوں کی لمبی تاریخیں ہیں

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم کے وقت سے یہ سلسلہ جاری ہے چنانچہ ایک مقام پر ذکر ہے

وَاتلُ عَلَیھِم نَبَاَ ابنَی اٰدَمَ بِالحَقِّ اِذ قَرَّبَا قُربَانًا فَتُقُبِّلَ مِن اَحَدِھِمَا وَلَم یُتَقَبَّل مِنَ الاٰخَرِ قَالَ لَاَقتُلَنَّکَ۔ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ المُتَّقِینَ

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اولادِ آدم نے قربانی کی۔ یہاں اس امر سے بحث نہیں کہ کتنے آدم گزرے ہیں۔ بہرحال ایک آدم کی اولاد نے قربانی کی

قربانی کہتے ہیں اللہ کے قرب کے حصول اور اس میں کوشش کرنے کو۔ میرا ایک دوست تھا اسے کبوتروں کا بہت شوق تھا۔ شاہجہانپور سے تین سو روپے کا ایک جوڑا منگوایا۔ اسے اڑا کر تماشا کر رہا تھا کہ ایک بحری نے اس پر حملہ کیا اور اسے کاٹ دیا۔ میں نے کہا کہ دیکھو یہ بھی قربانی ہے۔ باز ایک جانور ہے اس کی زندگی بہت سی قربانیوں پر موقوف ہے۔ اسی طرح شیر ہے اس کی زندگی کا انحصار کئی دوسرے جانوروں پر ہے۔ بلی ہے اس پر چوہے قربان ہوتے ہیں پھر پانی میں ہم دیکھتے ہیں کہ مچھلیوں میں بھی یہ طریق قربانی جاری ہے۔ بڑی مچھلی پر ہزاروں مچھلیوں کو قربان ہونا پڑتا ہے۔ اسی طرح اژدہا ہے جس پر مرغا قربان ہوتا ہے۔ بغرض

### اعلیٰ ہستی کیلئے ادنیٰ ہستی قربان ہوتی رہتی ہے

اسی طرح انسان کی خدمت میں کس قدر جانور لگے ہوئے ہیں۔ کوئی ہل کے لئے۔ کوئی بگھی کے لئے۔ کوئی لذیذ غذا بننے کے لئے۔ پھر اس سے اوپر بھی ایک سلسلہ چلتا ہے۔ وہ یہ کہ ایک آدمی دوسروں کے لئے اپنے مال یا اپنے وقت یا اپنی جان کو قربان کر دیتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لڑائیوں میں ادنیٰ اعلیٰ پر قربان ہوتے ہیں۔ سپاہی قربان ہوتے جائیں مگر افسر بچ جائے۔ پھر افسر قربان ہوتے جائیں اور کمانڈر انچیف کی جان سلامت رہے۔ مگر پھر کئی کمانڈر انچیف بھی ہلاک ہو جاویں مگر بادشاہ بچ رہے۔ غرض

### قربانی کا سلسلہ دُور تک چلتا ہے

اس پر بعض ہندو جو ذبح اور قربانی پر معترض ہیں ان سے ہم نے خود دیکھا کہ جب کسی کی ناک میں کیڑے پڑ جاویں تو پھر ان کو جان سے مارنا کچھ عیب نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کیڑوں کو مارنے والے کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ شکریہ کے علاوہ مالی خدمت بھی کرتے ہیں۔ پھر اس سلسلۂ کائنات سے آگے اگلے جہان کے لئے بھی قربانیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اگلے زمانہ میں دستور تھا کہ جب کوئی بادشاہ مرتا تو اس کے ساتھ بہت سے معززین کو قتل کر دیا جاتا تا اگلے جہان میں اس کی خدمت کر سکیں

### حضرت ابراہیم علیہ السلام

جس ملک میں بھے شام ہی کا نام تھا وہاں آدمی کی قربانی کا بہت رواج تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں ہادی بنا کر بھیجا اور اللہ نے ان کو حقیقت سے آگاہ کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رؤیا میں دیکھا جب کہ ان کی ۹۹ سال عمر تھی کہ میں بچہ کو قربان کروں۔ ایک ہی بیٹا تھا دوسری طرف اللہ کا وعدہ تھا کہ کبھی مردم شماری کے نیچے تیری قوم نہ آئے گی ادھر عمر کا یہ حال ہے۔ بچہ چلنے کے قابل ایک ہی ہے اسے حکم ہوتا ہے کہ ذبح کر دو۔

### رؤیا کا عام مسئلہ ہے

کہ اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہوئے دیکھے تو اس کی بجائے کوئی بکرا وغیرہ ذبح کر دے۔ اسی طرح یہاں لوگوں کو کہا کہ میں بیٹے کو ذبح کرتا ہوں مگر وحی الٰہی سے حقیقت معلوم ہوئی کہ دُنبہ ذبح کرنا چاہیئے پس لوگوں کو سمجھایا کہ اے لوگو! تمہارے بزرگوں نے جو کچھ دیکھ کر انسانی قربانی شروع کی اس کی حقیقت بھی یہی ہے کہ آدمی کی قربانی چھوڑ کر جانور کی قربانی کی طرف توجہ کرو۔ اس کی برکت یہ ہوئی کہ ہزاروں بچے ہلاک ہونے سے بچ گئے۔ کیونکہ انہیں ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کرنے کا سبق پڑھا دیا گیا۔ یہ قربانی کا سلسلہ پرندوں چرندوں درندوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ پھر دنیوی سلطنتوں میں

### حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے پہلے اس کا وعظ شروع کیا وَرَبَّکَ فَکَبِّر اور وَرَبُّکَ الاَکرَمُ سے اس کی ابتدا ہوئی پھر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ کی تعلیم بھی وَالرُّجزَ فَاھجُر سے مشتق ہے۔ یہ سیدھی اور صاف تعلیم تھی اور ساتھ ساتھ کیا جاتا تھا

وَیُؤتِکُم اُجُورَکُم وَلَا یَسئَلکُم اَموَالَکُم یعنی میں تمہارے مال نہیں چاہیئے بلکہ ہم خود بدلہ دیں گے اسی واسطے نبی کریم نے بھی فرمایا مَا اَسئَلُکُم عَلَیہِ مِن اَجرٍ مال کیا مانگتا ہوں اِلَّا المَوَدَّۃَ فِی القُربٰی یعنی نیکیوں میں یا باہم جو رشتے ہیں ان میں محبت قائم کرو۔ ابتدائی تعلیم میں بھی مالوں کا کہیں ذکر نہیں۔ پھر اس تعلیم میں جب ترقی ہوئی تو فرمایا حَبَّبَ اِلَیکُمُ الاِیمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِی قُلُوبِکُم لَو اَنفَقتَ مَا فِی الاَرضِ جَمِیعًا مَّا اَلَّفتَ بَینَ قُلُوبِھِم وَکَرَّہَ اِلَیکُمُ الکُفرَ وَالفُسُوقَ وَالعِصیَانَ

پھر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا سبق دیا پھر یہ رحم کیا کہ صحابہ میں الفت کا بیج بو دیا اور یہ باہمی محبت حاصل نہ ہو سکتی تھی خواہ زمین کے تمام خزانے اس پر خرچ کر دیتے۔ اس آیت کے رُو سے مجھے یقین ہے کہ کم از کم اس آیت کے نزول تک جس قدر صحابہ تھے

### وہ آپس میں بھائی بھائی تھے

اور یہ شیعہ کے خلاف نص صریح ہے۔ پھر ان کی تعلیم جب یہاں تک پہنچ گئی تو پھر ان سے مال کی قربانی طلب ہوئی۔ پھر مال سے ترقی کر کے جانوں کی قربانی شروع ہوئی اور یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ ہر قوم میں اس کی نظیریں موجود ہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے لِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلنَا مَنسَکًا ھُم نَاسِکُوہُ

میرا ایک دوست ہے اسے مجھ سے بہت محبت ہے۔ محبت کے دنوں میں وہ مجھے دیکھتا کہ میں اکثر وقت اپنا حدیث کے پڑھانے میں خرچ کرتا ہوں وہ چونکہ مجھے خوشحال دیکھنا چاہتا تھا اس نے اُس نے مجھے کہا کہ جتنا وقت آپ حدیث پڑھاتے ہیں اگر طب میں اس کا اکثر حصہ لگاؤ تو آرام پاؤ۔ اس وقت [illegible] کا مقابلہ ہے۔ ایک [illegible] پڑھتا ہوں اور ایک [illegible] کرتا ہے۔ میں نے اسے [illegible] بھی ہو گئے پر مان جاؤں گا۔ دیکھو ہم قربانی کا مسئلہ پڑھتے ہیں۔ میں اس لئے تمہاری محبت کو اس محبوب کی محبت پر قربان

کرتے ہیں۔

ادنےٰ محبوبوں کو اعلیٰ محبوبوں پر قربان کرنے کا نظارہ ہر سال دیکھتا ہوں۔ اس لئے

### ادنےٰ محبت کو اعلیٰ محبت پر قربان

شلاً مشرک ہے۔ جہاں درخت پر تعداد کا منتشا ہوتا ہے وہاں نیچے کی شاخوں کو کاٹ دیتے ہیں۔ پھر درخت پر پھول آتے ہیں اور وہ درخت متحمل نہیں ہو سکتا تو عمدہ حصے کے لئے ادنیٰ حصے کو کاٹ دیتے ہیں۔ میرے پاس ایک شخص سردہ لایا اور ساتھ ہی شکایت کی کہ اس کا پھل خراب نکلا۔ میں نے کہا کہ قربانی نہیں ہوئی چنانچہ دوسرے سال جب اس نے زیادہ پھولوں اور خراب پودوں کو کاٹ دیا تو اعلیٰ پھل آیا۔ لوگ جسمانی چیزوں کے لئے تو اسی قانون پر چلتے ہیں مگر روحانی عالم میں اس کا لحاظ نہیں کرتے اور اصل غرض کو نہیں دیکھتے۔ علم کی اصل غرض کیا ہے۔ خشیتہ اللہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا علم پڑھو، اس غرض کے لئے کہ لوگوں کو خشیتہ اللہ سکھاؤ۔ مگر

### علم کی اصل غرض

خشیتہ تہذیب النفس تو مفقود ہو گئی۔ ادھر کتابوں کے حواشی پڑھنے میں سارا وقت خرچ کیا جا رہا ہے۔ مگر ان کتابوں کے مضمون کا نفس پر اثر ہو۔ اس کی ضرورت نہیں۔ میں رام پور میں پڑھتا تھا وہاں دیکھتا کہ لوگ مسجد کے ایک کونے میں صبح کی نماز پڑھ لیتے۔ اور ملاں کو نہ جگاتے کہ رات بھر مطالعہ کرتے رہے ہیں انہیں جگانے سے تکلیف ہو گی۔ علم تہذیب نفس کے لئے تھا۔ مگر لوگوں نے اسے تخریب نفس کا ہی اور سستی میں لگا دیا۔ دوسروں کی اصلاح کے ذمہ دار ہیں مگر اپنی اصلاح سے بے خبر۔ باتیں کرتے جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں مگر ساتھ ہی جھوٹوں پر لعنت بھی بھیجتے جاتے ہیں۔ ایک اشتہار دیتے ہیں کہ دیکھو تمہارا والدین نے لوٹ لیا ہے۔ ہم جو کہتے ہیں یہ سب سچ ہے۔ اور پھر اس پیرایہ میں لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

پیر داعظوں کا بھی یہ حال ہے۔ میں اپنے اندر بھی ایک مشابہت دیکھتا ہوں۔ میرے لئے بھی سوال کرو۔ اپنے لئے بھی۔ اگر کسی بھائی کا کوئی عیب دیکھتے ہو تو

### تھوڑی سی قربانی کرو

جا بیٹھو دل دعاؤں میں لگاؤ۔ پھر کسی سے نیکی بیت کرو۔ خدا تعالیٰ نے صریحاً فرما دیا من یشاد اللہ احبہ ھا۔ قربانی کے

مسئلہ کیا۔ خدا کو گوشت کا بھوکا نہیں۔ بلکہ خدا کو پانے کے تقویٰ ہے وہ ہمیں اپنے تک پہنچنے کا ایک طریق سکھاتا ہے کہ ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کرو۔ تقویٰ اچھی حاصل ہوتا ہے کہ طرح دنیا میں غلو کو چھوڑ دو علم کو حاصل کرو مگر

### عمل کو مقدم رکھو

میں صرف طالب علموں کو نہیں کہتا بلکہ یہاں جتنے آئے ہیں وہ سب طالب علم ہیں۔ یہ خطبہ بھی ایک تعلیم ہے۔ دیکھو خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بطور نمونہ پیش کیا ہے اور فرماتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے دین کو کوئی نہیں چھوڑ سکتا مگر وہی جو سفیہ ہو۔ ابراہیم علیہ السلام کو خدا نے برگزیدہ کیا یہ سنوار دالے لوگوں میں سے تھا۔ تمام مجتہوں عداوتوں اور تمام افعال میں ادنےٰ کو اعلیٰ پر قربان کرنے کا لحاظ رکھو پھر تمہیں ابراہیم علیہ السلام سا انعام دیں گے

### فرمانبرداروں کی راہ اختیار کرو

میں تو حضرت صاحب کی مجلس میں بھی قربانی ہی سیکھتا رہتا تھا۔ جب وہ کچھ فرماتے تو میں یہ دیکھتا تھا کہ آیا یہ عیب مجھ میں تو نہیں

جناب الٰہی میں محبوب بننے کے لئے اتباع رسول کی سخت ضرورت ہے۔ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ساری دنیا کو قربان کر دو، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع پر دیکھو! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیسی قربانی کی اور آخر اسی قربانی کے وسیلہ سے وہ اس وجاہت پر پہنچا۔ کہ خدا کے محبوبوں میں ایک ممتاز محبوب نظر آیا۔

جو قربانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر خاص فضل کرتا ہے۔

### اللہ اس کا ولی بن جاتا ہے

پھر اسے محبت کا مظہر بناتا ہے۔ پھر اللہ انہیں عبودیت بخشتا ہے یہ وہ مقام ہے، جس میں لاتعداد ترقیاں ہو سکتی ہیں چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی کہا گیا اَسْلِمْ تو انہوں نے کہا اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ پھر جب یہ عبودیت کا تعلق مستحکم ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس میں عصمت پیدا ہوتی ہے۔ اور خدا اسے تبلیغ کا موقع دیتا ہے پھر اس کو ایک قسم کی عزت ہو جاتی ہے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ اس میں ایک ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور وہ قول موجہ سے لوگوں کو

### امر بالمعروف

کرتا ہے۔ پھر وقت آتا ہے کہ جب حکم ہوتا ہے

کہ لوگوں سے یوں کہو۔ جوں جوں ترقی کرتا جاتا ہے خدا کا فضل اور درجات بڑھتے جاتے ہیں

### قربانی کا نظارہ

عقلمند انسان کے لئے بہت مفید ہے اپنے اعمال کا مطالعہ کرو۔ اپنے فعلوں میں، باتوں میں، خوشیوں میں، ملنساریوں میں، اخلاق میں غور کرو۔ کہ ادنےٰ کو اعلیٰ کے لئے ترک کرتے ہو یا نہیں اگر کرتے ہو تو مبارک ہے۔ ہمارا وجود عیب دار قربانیاں چھوڑ دے۔ تمہاری قربانیوں میں کوئی عیب نہ ہو

نہ سینگ کٹے ہوئے۔ نہ کان کٹے ہوئے قربانی کے لئے تین راہیں ہیں۔ (۱) استغفار (۲) دعا (۳) صحبت صلحاء۔ ان کو صحبت سے بڑے بڑے فوائد پہنچتے ہیں۔

### صحبت صالحین حاصل کرو

قربانی کے لئے تین دن ہیں۔ پر روحانی قربانی والے جانتے ہیں کہ سب دن ان کے لئے یکساں ہیں۔ میں تمہیں وعظ تو ہر روز سناتا ہوں خدا عمل کی توفیق دے۔

آمین

(بدر جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۹ء)

# چنتہ کنٹہ (آندھرا) میں آل انڈیا احمدیہ مسلم کانفرنس

## بتاریخ ۸-۹-۱۰ ر اکتوبر ۱۹۷۰ء

احباب کرام کو اخبار بدر کے اعلانات کے ذریعہ سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ مورخہ ۸-۹-۱۰ ر اکتوبر ۱۹۷۰ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ آل انڈیا احمدیہ مسلم کانفرنس بمقام چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر (آندھرا پردیش) منعقد ہو رہی ہے۔ اس موقع پر مسجد احمدیہ چنتہ کنٹہ کا افتتاح ہوگا۔ اور عام جلسے منعقد کئے جائیں گے۔

اس تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بھی شرکت فرما رہے ہیں ہندوستان کے مبلغین بھی ایک بڑی تعداد میں تشریف لاویں گے۔ علاوہ ازیں ہندوستان کی تمام جماعتوں کے نمائندگان کو بھی اس تقریب میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے تاکہ باہمی تبادلہ خیالات سے تبلیغی و تربیتی مسائل پر غور کیا جا سکے اور اس سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات کا ازالہ کیا جا سکے۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں پُر زور تحریک فرمائیں کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی کوشش فرمائیں اور پھر ایسے احباب جو کانفرنس میں شرکت کا ارادہ رکھتے ہوں ان کے ناموں سے قبل از وقت مطلع فرمایا جائے تاکہ ضروری انتظامات میں سہولت ہو۔

بہتر ہوگا کہ ہر جماعت میں سے کم از کم دو ایسے نمائندگان تشریف لاویں جو تبلیغی اور تربیتی امور میں اپنی صائب رائے پیش کر سکیں۔

اس امر کو ملحوظ رکھا جائے کہ اس کانفرنس میں شامل ہونے والے نمائندگان مورخہ ۷ ر اکتوبر ۱۹۷۰ء تک بہرحال حیدر آباد شہر میں پہنچ جائیں تاکہ ۸ ر اکتوبر کی صبح کو چھ بجے حیدر آباد سے چنتہ کنٹہ کو روانگی ہو سکے

مہربانی فرما کر اپنا بستر ہمراہ لاویں۔ اوڑھنے کے لئے ایک کمبل کافی ہوگا۔

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر فرمائی جائے

| | |
|---|---|
| احمدیہ مسلم مشن | c/o Ahmadia Muslim Mission |
| نیا پل | Nayapull |
| حیدر آباد ۲ | Hyderabad - 2 (Andhra) |

خاکسار محمد معین الدین
امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد۔ آندھرا

# رجب کا مہینہ اور زکوٰۃ

یوں تو جب بھی کسی خوش قسمت صاحب حیثیت پر زکوٰۃ واجب ہو جائے اس کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا واجب ہے۔ لیکن عام طور پر احباب رجب کے مہینہ میں زکوٰۃ کی ادائیگی مبارک سمجھتے ہیں۔ رجب کا مبارک مہینہ گزر رہا ہے۔ صاحب حیثیت افراد سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اموال کا جائزہ لے کر زکوٰۃ کی ادائیگی کا جلد انتظام فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

# نیو انگلش بائبل پر ایک نظر!

## مثیلِ موسیٰ والی پیشگوئی میں لفظی تحریف

از محترم مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقق لاہور

بائبل کے تراجم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بشارت کے الفاظ یہ ہیں:-

"میں اُن کے لئے اُن کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔" (استثناء $\frac{18}{18}$)

۱۹۶۲ء میں امریکہ کے یہودیوں نے تورات کا نیا ترجمہ شائع کیا۔ اس میں "بھائیوں میں سے" کی بجائے

"from among thier own peaple"

ترجمہ کر دیا گیا۔ اب ترجمہ یوں ہو گیا:-

میں اُن کے لئے اُنہی کی اُمت میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔

۱۹۷۰ء میں پراٹسٹنٹ دنیا نے بائبل کا ہر لحاظ سے جدید ترجمہ شائع کیا۔ اس میں "بھائیوں میں سے" کی بجائے

"one of thier own Race"

ترجمہ کر دیا گیا۔ گویا یہ الفاظ ترجمہ ہو گیا:-

میں اُن کے لئے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا، جو کہ انہی کی نسل کا ایک فرد ہو گا۔

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کیا کہ جو ترمیم یہود نے شروع کی اسے علمائے مغرب نے بپایۂ تکمیل پہنچایا۔

اس مقالہ میں اس نئے ترجمہ کے حسن و قبح پر ایک طائرانہ نظر ڈالی گئی ہے

(ا) نیو انگلش بائبل کے عبرانی حصہ میں یعنی عہدِ عتیق میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں:-

(۱) سینکڑوں الفاظ عبرانی متن میں الحاقی ثابت ہوئے۔ ان کو متن سے خارج کر کے باریک ٹائپ میں حاشیہ پر دے دیا گیا۔

(۲) بعض الفاظ کا متن میں اضافہ کیا گیا۔

(۳) بعض آیات بالکل نکال دی گئیں۔ ان کا نمبر بھی اب خالی ہے۔

(۴) ترتیب آیات میں غلطیاں تھیں بہت سی آیات کو نئی ترتیب دی گئی۔ مثلاً آیت نمبر ۱۰ اصل جگہ سے ہٹ کر ۱۴ کے بعد درج کر دی گئی

(۵) بعض سراسر الحاقی آیات ثابت ہوئی ہیں ان کو اس قسم کی بریکٹ ( ) میں دے دیا گیا۔

(ب) نئے عہد نامہ میں ایک ہزار الفاظ پر مشتمل آیات متن سے نکال کر حاشیہ پر درج کر دی گئیں۔ ان میں الوہیت، ابنیت، رفع الی السماء اور تثلیث جیسے عقائد شامل ہیں۔ اب تفصیل ملاحظہ ہو۔

۱۹۵۰ء اس لحاظ سے بہت اہم سال ہے کہ دُنیائے عیسائیت میں رُبع صدی کی سعی و کوشش کے بعد عہدِ عتیق کا ایک نیا ترجمہ منظرِ عام پر آیا۔ یہ ترجمہ گیارہ پراٹسٹنٹ کلیساؤں اور چوٹی کے علمائے بائبل کے علم و فضل کا مرہونِ منت ہے۔ دیر سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ بائبل کے قدیم نسخوں کے پیشِ نظر عبرانی بائبل کے متن کی تصحیح کی جائے اور عہد جدید کی طرح پرانے عہد نامہ کا بھی ترمیم شدہ ترجمہ "ماڈرن انگلش" میں پیش کیا جائے۔ عہد جدید کا ترجمہ یونانی سے انگریزی میں ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا اور عہدِ قدیم کا ترجمہ عبرانی سے سالِ رواں کے دوران اشاعت پذیر ہوا۔

اب عہدِ عتیق اور عہد جدید ایک ہی جلد میں شائع ہوئے ہیں۔ ۱۹۶۱ء کے بعد کی تحقیق کے پیشِ نظر عہدِ جدید میں بعض ترمیمات کی گئی ہیں لیکن بہت معمولی۔ ۱۹۶۱ء کی اشاعت میں سب ترمیمیں شامل ہیں۔ عہد جدید میں تقریباً ایک ہزار الفاظ پر مشتمل آیات متن کا حصہ ثابت نہیں ہوئیں۔

ان آیات کو متن سے نکال کر باریک ٹائپ میں حواشی کی صورت میں درج کر دیا گیا۔ ان آیات میں بنیادی عیسائی عقائد پر مشتمل آیات بھی شامل ہیں۔

تاریخِ بائبل میں پہلی دفعہ عہدِ عتیق کو بھی اسی نقطۂ نظر سے جانچا گیا۔ اور پتہ لگا کہ بیسیوں مقامات عہدِ عتیق میں الحاقی ہیں۔ عہد عتیق یعنی عبرانی بائبل کے الحاق کا پتہ حسبِ ذیل قدیم نسخوں سے مقابلہ و موازنہ کے بعد لگا ہے۔

(۱) صحائفِ قمران میں قدیم ترین عبرانی متن ملا ہے یسعیاہ نبی کے صحیفہ کا ایک مکمل نسخہ اور دوسرا ادھورا نسخہ بحیرہ مُردار کے علاقہ کے غاروں سے دستیاب ہوا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی صورت میں عبرانی بائبل کے تقریباً سبھی صحیفوں کے اقتباس ملے ہیں۔ تفاسیر بائبل کی صورت میں زبور، میکاہ اور بعض دوسرے صحائف کے اقتباس مل چکے ہیں۔ اس مواد کو متن کی تصحیح میں استعمال کیا گیا۔

(۲) سامری تورات میں تورات کی پانچ کتابوں کا قدیم ترین متن موجود ہے۔ یہ مستورائی متن سے کئی جگہ اختلاف کرتا ہے۔ اس کا گیارھویں صدی کا نسخہ دستیاب ہے جو کہ نیو انگلش بائبل کے مترجمین کے زیرِ نظر رہا۔

(۳) دوسری صدی میں علمائے یہود نے سانحہ یروشلم سے بچے کھچے صحائف کی یہ عبرانی بائبل کی تدوین کا کام شروع کیا۔ یہ متن مستورائی کے نام سے موسوم ہے مستورہ کے معنے "روایت" کے ہیں۔ اس متن میں کتابت کی بہت سی اغلاط موجود ہیں۔ مستورائی متن کے عبرانی نسخے نویں سے لے کر گیارھویں صدی کے دستیاب ہیں۔ اس سے پہلے کے ناپید ہیں۔ ان نسخوں سے بھی متن کی تعیین میں مدد لی گئی۔

(۴) تیسری اور دوسری صدی قبل مسیح میں علمائے یہود نے عبرانی بائبل کا ترجمہ یونانی زبان میں کیا۔ اس ترجمہ کو Septuagint کہتے ہیں۔ یعنی سبعینیہ۔ ان علمائے یہود کے سامنے جو بائبل کا متن تھا وہ مستورائی یعنی روایتی متن سے بدرجہا بہتر تھا اس کا یونانی ترجمہ اصل متن کا آئینہ دار ہے۔ جہاں موجودہ عبرانی متن مخدوش ہو وہاں سبعینیہ کا متن راستہ ثابت ہوتا ہے اور غلطی کی نشاندہی کر دیتا ہے۔

(۵) عیسائیت کی اشاعت کے ساتھ سلطنت روما میں لاطینی ترجمہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ پہلے سبعینیہ یعنی یونانی ترجمہ کو لاطینی زبان میں ڈھالا گیا۔ پھر چوتھی صدی کے اواخر میں جیروم نے علمائے یہود کی مدد سے براہِ راست عبرانی سے لاطینی میں ترجمہ کیا۔ اس ترجمہ کو Vulgate (ولگیٹ) کہتے ہیں۔ عبرانی متن کو سمجھنے کے لئے لاطینی تراجم بھی بہت مدد دیتے ہیں۔

(۶) جب عبرانی زبان مر رہی تھی اور اس کی جگہ آرامی لے رہی تھی اُس وقت علمائے یہود نے عبرانی بائبل کے بعض حصوں کا ترجمہ آرامی میں کیا۔ اسے "ترجم" کہتے ہیں۔ یہ عبرانی متن کا لفظی ترجمہ ہوتا تھا۔ ترجم کے نسخے بھی تحقیقِ متن میں بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔

(۷) قرونِ اولیٰ میں بائبل کا سُریانی ترجمہ ہوا۔ اسے پشیتہ کہتے ہیں جس کے معنے "سادہ یا سلیس" کے ہیں۔

اس متن کے دوسری زبانوں میں تراجم بھی ہوئے۔ یہ ایک بیش بہا خزانہ ہے جس سے پرانے اور نئے عہد نامہ دونوں کے متن کی تحقیق میں مدد ملتی ہے اس قیمتی تاریخی مواد کے پیشِ نظر پرانے عہد نامہ کے عبرانی متن پر نظرِ ثانی کی گئی ہے نتیجۃً عبرانی متن میں بہت سی ترمیمات روا رکھی گئیں۔ کئی آیات تو بالکل نکال دی گئیں کیونکہ وہ مستند نسخوں میں نہیں ہیں۔ سینکڑوں چھوٹے بڑے فقرے حذف کر دیئے گئے۔ یہ الفاظ بعد کا اضافہ ثابت ہوئے ہیں بعض الفاظ متن کا حصہ تھے لیکن روایتی متن میں نہیں ملتے وہ داخل کئے گئے۔ بہت سی آیات کو نئی ترتیب دی گئی ہے۔

آثارِ قدیمہ سے ملنے والی زبانوں اور ان کے سرمایۂ الفاظ کی مدد سے محاورۂ زبان کو سمجھا گیا اور آج ایک بالکل نیا ترجمہ "نیو انگلش بائبل" کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ ۱۱۶۴ صفحات پر مشتمل یہ ترجمہ بیس سال سے زائد عرصہ کی تحقیق و تدقیق کا نتیجہ ہے۔ دُنیائے عیسائیت میں اس ترجمہ سے کھلبلی مچ گئی ہے۔ کیونکہ روایتی تراجم کا سکہ ختم ہو گیا ہے۔ مستورائی متن جسے یہود الہامی سمجھتے تھے وہ بھی مخدوش ثابت ہوا۔ الغرض یہ ترجمہ "یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ" کی منہ بولتی گواہی ہے۔

——— (۲) ———

اس کارنامہ کا ایک افسوسناک پہلو بھی ہے۔ تورات میں موسیٰ کی مانند ایک عظیم الشان پیغمبر کے مبعوث ہونے کا ذکر ہے اس پیشگوئی میں علمائے یہود نے زمانہ قدیم سے ایک تحریف کی ہوئی تھی۔ ان کی اصلاح

کے لئے علماء بائبل نے کوئی توجہ نہیں کی بلکہ ترجمہ میں ..... اسے بگاڑ دیا۔ بشارت یہ تھا کہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں موسیٰ کی مانند پیغمبر برپا ہوگا۔ اسے یوں کر دیا کہ محض بنی اسرائیل سے آئے گا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ تورات کی پانچویں کتاب استثناء کے ۱۸ باب میں دو جگہ مثیل موسیٰ کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ آیت ۱۵ اور آیت ۱۸۔ آیت ۱۵ کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

| | |
|---|---|
| نابی | نبی |
| مقربک | تیرے درمیان سے |
| کاموئی | میرے مانند |
| یاقیم | مبعوث کرے گا |
| لک | تیرے لئے |
| یھوے الوھیک | خداوند تیرا خدا |

اس آیت کا اردو ترجمہ یہ ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:۔

خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے درمیان سے یعنی تیرے بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔

ہم آگے چل کر بتائیں گے کہ اس متن کے متعلق بعض الفاظ الحاقی ہیں۔ اب آیت ۱۸ کا عبرانی متن ملاحظہ ہو:۔

| | |
|---|---|
| نابی | نبی |
| آقیم | میں برپا کروں گا |
| لھم | ان کے لئے |
| مقرب | درمیان سے |
| اخیھم | ان کے بھائیوں |
| کاموک | تیری مانند |

اس کا سلیس ترجمہ یہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔

بشارت تورات کا موخر الذکر متن وادی قمران کے غاروں سے بھی مل چکا ہے۔ (The Dead Sea Scroles in English by G Vermes P.245)

گویا صحت متن کی توثیق ہو چکی ہے۔ اس کی بنیاد پر پہلے متن کو جانچنے کی ضرورت ہے بشارتوں کے اختلاف سے قطع نظر دو اختلاف بالکل واضح ہیں ........ مقرب دونوں جگہ ہے لیکن پہلی بشارت میں اس کے آگے حرف "ک" کا اضافہ کر دیا گیا۔ "اخی" کا لفظ دونوں عبارتوں میں موجود ہے۔ پہلی عبارت میں "اخی" سے پہلے حرف میم کا اضافہ ہے۔ دوسری بشارت میں "مقرب اخی" لکھا ہے یعنی بھائیوں کے درمیان سے۔ پہلی بشارت میں حرف کاف کے اضافہ سے "مقرب" کو "مقربک" کر دیا گیا ہے اس طرح اس کا مستقل مفہوم ہو گیا یعنی "تیرے درمیان سے" اسی طرح پہلی عبارت میں اخی سے پہلے میم کے اضافہ سے مِاخی ہو گیا۔ عبرانی میں "مے" کے معنے مِن کے ہوتے ہیں یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے مفہوم یہ ہو گیا کہ یہ بھائی کوئی باہر کے نہیں بلکہ تیرے ہی درمیان کے لوگ یعنی بنی اسرائیل ہیں۔ بشارت ۱۸ کے الفاظ من وعن آج سے دو ہزار سال پہلے کے ایک عبرانی تختہ پر لکھے ہوئے مل گئے یہ نوشتہ قمران کے غار ۴ سے ملا ہے۔ دوسری قرات کی بنیاد پر اگر پہلی کو جانچا جائے تو حرف کاف اور میم کا اضافہ مبرہن ہو کر منظر عام پر آجاتا ہے۔ بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ تورات میں ایک حرف کے حذف اور اضافہ سے مفہوم کچھ کا کچھ ہو گیا۔ ایک دلچسپ مثال ملاحظہ ہو۔

موجودہ تورات میں حیات الآخرہ کا کہیں ذکر نہیں۔ سامری تورات میں یوم الدین کے لئے دو لفظ آئے ہیں مسنورانی متن میں یوم کی میم اڑا دی گئی۔ اس طرح جزا سزا کے دن کا مفہوم ختم ہو گیا۔ اب نیو انگلش بائیبل کے علماء نے متن میں یوم کا الفاظ بحال کر کے ترجمہ کیا ہے (استثناء ۳۲/۳۵)

زمانہ قدیم میں چونکہ اکثر علماء یہود حیاۃ الآخرہ کے قائل نہیں تھے انہوں نے حرف میم اڑا کر حیاۃ الآخرہ کے مفہوم کو ختم کر دیا۔ اسی طرح علماء یہود یہ سمجھتے تھے کہ مثیل موسیٰ نے بنی اسرائیل ہی سے پیدا ہونا ہے انہوں نے میم اور کاف کے اضافہ سے بشارت تورات میں یہ مفہوم پیدا کر دیا کہ یہاں بھائیوں سے مراد خود بنی اسرائیل ہیں۔

کاف اور میم کے اضافہ سے جو تحریف کی گئی اس کا ایک اور بیّن ثبوت موجود ہے۔ نسخہ سبعینیہ میں یعنی قدیم ترین یونانی ترجمہ میں "تیرے ہی درمیان میں سے" کے الفاظ نہیں ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آج سے ۲۳۰۰ سال پہلے علماء یہود کے ہاتھ میں جو عبرانی تورات تھی اس میں "مقرب اخی" تھا "مقربک ماخی" نہیں تھا۔ یونانی زبان کے قدیم ترین مستند نسخوں میں "تیرے ہی درمیان سے" کے الفاظ کا نہ ہونا غمازی کرتا ہے۔ اس امر کی کہ یہ الفاظ متن تورات کا حصہ نہیں ہیں۔

پھر ایک اور زبردست ثبوت یہ کہ الحاقی الفاظ میں یہ ہے کہ نئے عہد نامہ میں دو جگہ بشارت تورات درج ہے۔ دونوں جگہ "خداوند خدا تیرے لئے تیرے بھائیوں میں سے نبی مبعوث کرے گا" کے الفاظ ہیں ایک دفعہ مقدس پطرس نے اس بشارت کا حوالہ دیا (اعمال ۳/۲۲) اور ایک دفعہ ستیفن نے جو کہ ایک تابعی تھا اس بشارت کا ذکر کیا ہے (اعمال ۷/۳۷) صاف ظاہر ہے کہ حواریوں کے سامنے عبرانی یا یونانی بائیبل کے جو نسخے تھے ان میں

"تیرے ہی درمیان سے"

کے الفاظ ناپید تھے۔ ورنہ وہ ان الفاظ کو نظر انداز کرنے کے مجاز تھے نیو انگلش بائیبل کے دیباچہ میں علماء بائیبل نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ تیسری دوسری صدی قبل مسیح میں جو عبرانی متن یہودی عالموں کے سامنے تھا جس سے انہوں نے یونانی ترجمہ کیا وہ مسنورانی متن سے بہتر تھا۔ جہاں اختلاف پیدا ہوتا ہے وہاں یونانی ترجمہ کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ افسوس مثیل موسیٰ والی بشارت میں علماء بائیبل اپنا اصول بھول گئے۔ انہوں نے سبعینیہ کا متن قبول نہیں کیا۔ حیرانی اس امر کی ہے کہ کوئی نوٹ بھی نہیں دیا۔ ظاہر ہے کہ ان کے دل میں چور تھا۔ اظہار حق سے ان کے قلم رکے رہے۔ نیو انگلش بائیبل میں عہد عتیق کے حواشی اختلاف نسخ سے بھرے ہوئے ہیں یہاں بھی نوٹ آسکتا تھا لیکن

"تیرے ہی درمیان میں سے"

کے الفاظ پہ کوئی نوٹ موجود نہیں۔ کتمان حق کا یہ واضح ثبوت ہے۔

یہاں یہ امر بھی بتانا ضروری ہے کہ علماء بائیبل نے آیت ۱۵ کے الحاقات کو دبی زبان سے مان لیا ہے۔ نیو انگلش بائیبل سے وابستہ علماء نے تورات کا جو متن متعین کیا ہے اس میں مقربک تو موجود ہے لیکن مے اخیک اور لک کے الفاظ نہیں ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ زیر نظر آیت کا ترجمہ بایں الفاظ دیا گیا۔

the Lord your God will raise up a prophet from among you like myself

خداوند تمہارا خدا تیرے درمیان سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔

صاف ظاہر ہے کہ اس متن میں مے اخیک اور لک نہیں ہے مسنورانی متن کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

خداوند تیرا خدا، تیرے لئے، تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔

اس ترجمہ میں "تیرے لئے ... تیرے ہی بھائیوں میں سے" کے الفاظ موجود ہیں۔ اس اختلاف ترجمہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عبرانی تورات کے ایسے نسخے بھی ملے ہیں جن میں "تیرے ہی درمیان سے" تو موجود ہے "تیرے لئے" "تیرے ہی بھائیوں میں سے" کے الفاظ نہیں ہیں۔

یہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ قدیم ترین یونانی ترجمہ یعنی نسخہ سبعینیہ میں "تیرے ہی درمیان سے" کے الفاظ حذف ہیں۔ نئے عہد نامہ میں بھی دو جگہ بشارت تورات درج ہے (اعمال ۳/۲۲، ۷/۳۷) دونوں جگہ یہ الفاظ نہیں ہیں۔

اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ بشارت تورات کا پہلا حصہ محرف و مبدل ہے۔ ابتداء میں صرف اتنے ہی الفاظ تھے۔

خداوند تیرا خدا میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔

بعد میں آیت ۱۸ کے متن سے "مقرب اخیک" کے الفاظ اخذ کئے گئے اور پہلے حصہ میں جوڑ دیئے گئے۔ پھر "مقرب اخیک" میں تصرف ہوا اور اسے "مقربک مے اخیک" کر دیا گیا۔ یعنی "تیرے ہی درمیان، تیرے ہی بھائیوں میں سے" کا اضافہ ہو گیا۔ آیت ۱۸ میں لھم کا لفظ تھا جسے لک کی صورت میں آیت ۱۵ میں جگہ ملی۔ اس طرح اس آیت کا بیشتر حصہ الحاقات پر مبنی ہو گیا۔

اصل پیشگوئی آیت ۱۸ ہی ہے جس کی توثیق وادی قمران کے متن سے ہوتی ہے۔

افسوس کہ آیت ۱۸ کے ترجمہ میں نیو انگلش بائیبل میں بہت کچھ تبدیلی کی گئی ہے۔ اس نسخہ کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

I will raise up for them a prophet like you, one of their own race

میں ان کے لئے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا جو کہ انہی کی ذریت و نسل ہوگی۔

آج تک "مقروب اخی ھُد" کا ترجمہ "اُن کے بھائیوں میں سے" کیا جاتا رہا اب بنی اسرائیل کی ذرّیت و نسل ہو گیا۔ یہ ترجمہ ہر لحاظ سے غلط ہے۔

(۱) سیاقِ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے جب نزولِ شریعت کی تجلّی دیکھی تو وہ ان کے لئے ناقابلِ برداشت تھی۔ وہ پکار اُٹھے کہ ایسی تجلّی ہم پھر دیکھنے نہ پائیں ورنہ ہم زندہ درگور ہو جائیں گے ان کی اس درخواست کے جواب میں فرمایا کہ:-

"وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے اُن کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا"

ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کفرانِ نعمت کے مرتکب ہوتے تھے۔ اب تجلّیٔ شریعت ان کے بھائیوں میں منتقل ہو رہی ہے۔ اسی آسمانی سفر کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی۔ اور ایک ایسی قوم کے سپرد کی جائے گی جو کہ اس کے پھل لائے گی" (متی $\frac{21}{43}$)

بشارتِ تورات میں بھائیوں سے مراد بنی اسرائیل نہیں ہو سکتے پس یہ ترجمہ کہ مثیلِ موسیٰ بنی اسرائیل کی نسل سے ہو گا سراسر غلط ہے۔

(۲) بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل خلیل اللہؑ کے نخل کی دو عظیم شاخیں تھیں تورات میں دو جگہ ان کو بھائی کہا گیا پیدائش $\frac{25}{18}$ میں ہے کہ کنعان کے مشرق میں بنی اسرائیل کے بھائی بنو اسماعیل آباد ہوئے۔ نیو انگلش بائیبل نے یہاں یہ الفاظ ترجمہ دیا ہے:-

Ishmael's Sons ..... having settled to the east of his brothers

یہاں بنی اسماعیل کو بنی اسرائیل کے بھائی کہا گیا۔

(۳) عبرانی میں اس کے معنے رشتہ دار کے بھی ہیں۔ تورات میں ہے کہ اسمٰعیل اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسا رہے گا۔ (پیدائش $\frac{16}{12}$)

نیو انگلش بائیبل میں یہاں بھائیوں کا ترجمہ Kinsmen کیا گیا یعنی اقربا۔ رشتہ دار۔

(۴) بنی اسرائیل بھی باہم گر بھائی بھائی تھے ان کو بھی تورات میں اخی کہا گیا (استثنا $\frac{15}{2}$) لیکن بشارتِ تورات کے پس منظر سے ظاہر ہے کہ یہاں بنی اسرائیل مراد نہیں ہو سکتے۔ بلکہ خلیل اللہ کے نخلِ وجود سے پھوٹنے والی ایک دوسری شاخ مراد ہے۔

زبور میں بھی پیشگوئی تھی:-

"اُمتوں کے سردار اکٹھے ہوئے ہیں۔ ابراہیم سے پھوٹنے والے خاندانوں کے ہمراہ: تاکہ زمین کے مقتدر لوگ خدا کی اُمت بن جائیں" (زبور $\frac{47}{9}$ نیو انگلش بائیبل)

یہ سب شاخیں آپس میں بھائی ہیں۔

(۵) مقدس پطرس نے اپنے ایک وعظ میں فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس وقت تک دوبارہ نہیں آئیں گے جب تک وہ عالمی انقلاب برپا نہ ہو جس کی خبر خدا کے پاک نبیوں نے دی ہے اسی سلسلہ میں حضرت موسیٰ نے بشارت دی کہ:-

"خداوند خدا تمہارے لئے تمہارے بھائیوں میں سے ایک پیغمبر اسی طرح بھیجے گا جس طرح اس نے مجھے بھیجا"

(اعمال $\frac{3}{21 \text{ تا } 24}$)

نیو انگلش بائیبل میں اس روحانی انقلاب کے لئے

Time of universal restoration Comes

کے الفاظ ہیں یعنی سارے عالم کی بحالی کا زمانہ آتا ہے۔ پطرس کے وعظ کے ۳۷ سال بعد بنی اسرائیل تباہ و برباد ہو گئے ہیکل جلا دیا گیا۔ یروشلم کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے جو لعنت کی تھی اس کے آثار نمایاں ہو گئے۔ نبی موعود صلی اللہ علیہ وسلم عرب کی سرزمین میں بنی اسمٰعیل سے برپا ہوئے سندھ سے سپین تک ایک روحانی انقلاب برپا ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت بھی یہی بتا رہی ہے کہ بھائیوں سے مراد یہاں بنی اسرائیل نہیں ہیں بلکہ بنی اسمٰعیل ہیں۔

# ہفتۂ تحریکِ جدید

احبابِ کرام کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک عظیم فتنہ کے مقابلہ کے لئے تحریکِ جدید کے پاک منصوبہ کا اعلان کیا تھا۔ اس فتنہ کی پشت پر خاص طور پر اُس وقت کی حکومت تھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے خلیفہ کی راہنمائی فرماتا رہا۔ اور ہر موقع پر شروع سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو معجزانہ رنگ میں نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ حیرت انگیز ترقی کے راستے کھول دیئے چنانچہ بہت سے ایشیا، یورپ اور مغربی افریقہ کے ممالک میں جماعت احمدیہ کی ترقی میں تحریکِ جدید کا منصوبہ کارفرما نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ دجالی فتنہ عیسائیت کی سرکوبی کے سامان کر دیئے۔ اور یورپ کے اخبار کو تسلیم کرنا پڑا کہ مغربی افریقہ میں جہاں ایک شخص عیسائی ہوتا ہے تو دس افراد اسلام قبول کرتے ہیں۔ یہ ترقیات حد درجہ ایمان افزا۔ اور روح پرور ہیں۔

بھارت کا چندہ تحریکِ جدید ہندوستان میں ہی جماعتی ترقی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَالْأَخْذِ بِالْكَفِّ اور الْمُؤْمِنُ إِذَا وَعَدَ وَفَى۔ کہ مومن کا وعدہ ایسا ہی یقینی ہوتا ہے جیسے ہاتھ میں وعدہ کی ہوئی چیز پکڑ لی جائے۔ اور مومن وعدہ کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے۔

ہفتہ تحریکِ جدید میں یہ ضروری ہے کہ عہدیداران بھارت۔ مجالس انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ وعدہ جات کی وصولی کریں۔ نئے احباب کو اس تحریک میں شامل کریں۔ جلسے منعقد کر کے احباب پر اس کی اہمیت واضح کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کی مساعی کو مبارک بنائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

# ضروری اعلان

جملہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کی خاص توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جن جماعتوں میں قاضی موجود ہیں وہ ان کے ناموں سے مطلع کریں۔ اور جن جن جماعتوں میں کوئی قاضی ابھی تک نہ مقرر کیا گیا ہو وہ قاضی مقرر کر کے جو شرعی مسائل سے واقف ہو اور فیصلہ کرنے کا ملکہ رکھتا ہو انتخاب کرا کر جلد از جلد نظارت ہذا کو ان کے نام اور پتہ سے اطلاع دیں۔ تا اس کی منظوری دی جائے۔

امید ہے کہ جملہ جماعتیں جلد از جلد اس انتخاب کو عمل کر کے اطلاع دیں گی۔

ناظر اعلیٰ قادیان

## درخواستہائے دُعا

ہبلی میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نیا دار التبلیغ لیا گیا ہے دار التبلیغ کیلئے فرنیچر خریدنے کی غرض سے جماعت احمدیہ یادگیر نے ۔/۲۴۰ روپے سے امداد کی تھی جس سے فرنیچر خریدا گیا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ یادگیر کے اموال میں زیادہ سے زیادہ برکت دے اور دار التبلیغ ہبلی کو ہر جہت سے بابرکت بنائے۔ آمین۔ دار التبلیغ کا پتہ مندرجہ ذیل ہے:-

Anjuman Ahmadiya Bammapor
My Dear oni opp meat market Hubli

۲۔ والدہ صاحبہ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر، مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب غوری کی والدہ صاحبہ سیٹھ عبد الصمد صاحب والدہ صاحبہ سیٹھ محمد ادریس صاحب والدہ صاحبہ مکرم محمد امام صاحب غوری والدہ صاحبہ مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری اور اہلیہ الحاج محسن صاحب ان سب کی صحت و عافیت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

غلام نبی نیاز
مبلغ جماعت احمدیہ یادگیر

## بقیہ صفحہ نمبر اول

مسجد احمدیہ شورت میں نماز مغرب اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھانے کے بعد ایک تقریب (اجلاس) منعقد ہوا۔ آپ نے جماعت کو باہمی اتحاد، محبت اور اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیاں متواتر کرتے رہنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا یہ زمانہ ہے اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ایک عظیم کام ہمارے سامنے ہے جس کے لئے ہمیں نہ صرف خود قربانیاں کرنی ہیں بلکہ اپنی اولادوں کو بھی قربانیوں کے لئے تیار کرنا ہے۔ تا کہ قربانیوں کا سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ جاری رہے اور ہم ساری دُنیا کو اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع کر سکیں۔

۲۵ راگست کو صبح نو بجے حضرت صاحبزادہ صاحب پہلگام تشریف لے گئے۔ پہلگام جانے والی سڑک پر ہماری صرف ایک احمدیہ جماعت بمقام بجبہاڑہ واقع ہے۔ یہاں صرف چند افراد احمدی ہیں یا یوں سمجھئے کہ احمدیت کا بیج یہاں بویا جا چکا ہے۔ جو آہستہ آہستہ بڑھے گا اور پھیلے گا۔ انشاء اللہ۔

پہلگام جو ایک تفریح گاہ ہے اسلام آباد سے قریباً ۵۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ ایک بلند پہاڑی مقام ہے۔ جو امرناتھ کی یاترا کو جانے والوں کے لئے پہلا پڑاؤ ہے۔ یہاں سے ہندو یاتری پیدل یا گھوڑوں پر امرناتھ کی یاترا کے لئے جاتے ہیں۔ اور تین دن میں وہاں پہنچتے ہیں۔ بڑا کٹھن اور دشوار گذار راستہ ہے۔ یہاں انگریزوں کے زمانہ کا ایک صاف ستھرا اور خوبصورت بازار ہے۔ جہاں کشمیر کی مشہور مصنوعات کی نمائش دکانیں ہیں۔ اور سیاحوں کے لئے ہوٹل اور بنگلے ہیں۔

پہلگام میں چند گھنٹے قیام کے بعد ہم واپس روانہ ہونے والے تھے۔ کہ بازار میں کچھ غیر احمدی مل گئے۔ علیک سلیک کے بعد جب انہیں معلوم ہوا کہ ہم قادیان سے آئے ہیں تو ان کی مذہبی اکسنتی کی رگ جاگ اٹھی۔ اللہ تعالے ہی بہتر جانتا ہے کہ ہمارے مسلمان بھائیوں کو حضرت عیسےٰ کو قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف آسمان پر دو ہزار سال سے زندہ بٹھانے کا عشق کیوں ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند ترین اور ارفع مقام کو نظر انداز کر کے حضرت عیسےٰ کو کیوں ترجیح دیتے ہیں۔

چنانچہ ان مولوی صاحبان کو یہ علم ہوا کہ ہم قادیان سے آئے ہیں تو انہوں نے وہیں بحث شروع کر دی۔ ... گذرنے والے لوگ جمع

ہونے لگے۔ اور ایک مجمع سا ہو گیا۔ آخر جب غیر احمدی مولوی صاحب نے محسوس کیا کہ یہاں جمع ہونے والے لوگ احمدی مبلغ کے دلائل سے متاثر ہو رہے ہیں اور وہ جب بھی وفات مسیح کی کوئی دلیل دیتا ہے وہ اس کی تائید میں سر ہلاتے ہیں تو اس نے وہاں سے جانے میں ہی اپنی عافیت سمجھی۔

پہلگام سے واپسی پر حضرت صاحبزادہ صاحب بجبہاڑہ کی جماعت میں تشریف لے گئے جو پکی سڑک سے قریباً نصف میل کے فاصلے پر ہے اور پیدل راستہ ہے۔ چنانچہ موٹریں سڑک کنارے کھڑی کر کے آپ مع حضرت بیگم صاحبہ و صاحبزادگان و خدام پیدل اس گاؤں میں تشریف لے گئے۔ ایک طویل مدت کے بعد ان مخلصین نے خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس افراد کی زیارت کا موقع پایا۔ ان کے چہرں پر مسرت ناچ رہی تھی۔ اور وہ آج اپنے آپ کو دُنیا کے خوش ترین افراد سمجھ رہے تھے۔ ایک گھنٹہ تک اس جماعت میں قیام فرمانے اور جماعت کو دینی و دنیوی تعلیم سے آراستہ ہونے کی تلقین فرمانے کے بعد آپ واپس شورت تشریف لے آئے۔

مورخہ ۲۶ راگست کو سندبراڑی جانے کا پروگرام تھا۔ سندبراڑی ایک دور افتادہ مقام ہے اور بہت بلندی پر واقع ہے جہاں کوئی سڑک نہیں جاتی۔ پکی سڑک سے ہٹ کر کچھ فاصلہ تک ایک کچی ناہموار سی سڑک جاتی ہے۔ یہاں صرف جیپ ہی جا سکتی ہے شورت سے صبح $9\frac{1}{2}$ بجے کے قریب روانگی ہوئی۔ راستہ میں سڑک کے کنارے اچھابل ایک مقام ہے جہاں ایک قدرتی چشمہ پھوٹتا ہے اور مغل گارڈن ہے۔ مغل شہنشاہوں کے زمانہ کی یادگار ان کی نفاست طبع اور ذوقِ جمالیات کی آئینہ دار ہے۔ ایک وسیع خوبصورت قطعہ پہاڑی سے ملحق ہے اور پہاڑی کے پہلو میں یہ چشمہ پھوٹتا ہے۔ صاف شفاف پانی کئی نشیبوں اور فرازوں میں سے ایک نہر کی صورت میں گذرتا ہے۔ نہر کے اوپر ایک دو منزلہ خوبصورت مکان ہے جس کی بالکونیوں میں سے گذرے ہوئے زمانہ میں مغل شہزادے ان حسین قدرتی نظاروں سے لُطف اندوز ہوتے ہونگے۔ یہ خوش منظر چشمہ اور یہ سیر گاہ جہاں قلب و نظر کیلئے سامانِ فرحت ساماں ہے۔ وہاں تاریخ عالم لے ایک طالبعلم کے تصور کو مجروح بھی کر دیتا ہے۔

تھوڑی دیر تک اس مقام کی سیر کرنے کے بعد ہم سندبراڑی کی طرف روانہ ہوئے پکی سڑک سے جہاں سے سندبراڑی کو راستہ جاتا ہے چونکہ موٹر کار وہاں نہیں جا سکتی تھی اور حضرت بیگم صاحبہ اپنی صحت کے پیشِ نظر پیدل سفر نہ کر سکتی تھیں۔ اسی لئے آپ نے موٹر کار میں وہیں ٹھہرنا پسند فرمایا اور باقی لوگ کچھ جیپ پر اور کچھ پیدل آگے روانہ ہوئے۔ مکرم راجہ مظفر خان صاحب سندبراڑی نے یہ دور اندیشی کی تھی کہ سندبراڑی کو جانے والا راستہ اور پہاڑ کی عمودی چڑھائی مہمانوں کے لئے تکلیف دہ ہوگی اس لئے انہوں نے پکی سڑک کے کنارے اپنے کسی غیر احمدی دوست کے مکان میں ٹھہرانے کا انتظام کیا تھا۔ وہیں انہوں نے مہمانوں کو کھانا پیش کیا۔ اور قریباً دو گھنٹے صاحبزادہ صاحب نے وہاں قیام فرمایا۔ اور پھر وہاں سے ڈکسم DAKSUM کے لئے روانگی ہوئی۔ جو ایک پہاڑی پر خوشنما مقام ہے وہاں دسمبر کے اوائل کی سی سردی تھی مطلع ابر آلود تھا اور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں یہاں دو گھنٹے قیام فرمانے کے بعد صاحبزادہ صاحب واپس روانہ ہوئے اور رات کو شورت پہنچ گئے۔

شورت کی جماعت نے بھی اللہ تعالے کی دی ہوئی توفیق سے ایک عمدہ احمدیہ مسجد تعمیر کی ہوئی ہے۔ گو یہ جماعت اتنی بڑی نہیں ہے۔ مگر انہوں نے ہمت کر کے اس مسجد کو تعمیر کیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

یوں تو یہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ کنہ پورہ اور شورت کی جماعتوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب اور آپ کی فیملی اور آپ کے خدام کی ہر طرح خدمت کی اور ان کے آرام کا خیال رکھا لیکن یہ ذکر اس لئے ضروری ہے کہ ان دونوں گاؤں کے مخلصین نے بیحد محبت و خلوص کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالے ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر بخشے۔ آمین

(باقی آئندہ)

---

# بہشتی مقبرہ قادیان

## فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہشتی مقبرہ قادیان کے متعلق رسالہ الوصیۃ میں رقم فرمایا ہے:-

کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الہٰی ہے۔ اور انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔

واضح ہو کہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھکر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے اُنہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔

لہٰذا جماعت کے ہر فرد کو وصیّت کرنی چاہیئے تا خاتمہ بالخیر ہو۔ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہو۔ آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور اُن کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کیا کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

---

## شکرانہ اور درخواست دُعا

بدر مجریہ ۱۳ر تبوک میں مکرم عبدالحمید صاحب آف بنارس کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ آفریدہ صاحبہ بنت قریشی محمد عقیل صاحب آف شاہجہانپور آ چکا ہے امید ہے کہ قارئین کی نگاہ سے گذرا ہوگا۔ مکرم عبدالحمید صاحب کے چچا مکرم عبدالستار صاحب آف بنارس نے اس تقریب کی خوشی میں مبلغ دس روپے بطور شکرانہ اعانتِ بدر میں ارسال کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے موجب صد رحمت و برکت کرے اور ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ ۔ ایڈیٹر بدر۔

# ایڈیٹر "ھما" لکھنؤ کے بعض اعتراضات کا جواب

از مکرم سید غلام مصطفےٰ صاحب "آشیانہ" مظفرپور بہار

محترم جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی کا ایک مضمون
"اسلام بمقابلہ عیسائیت ہمیں کیوں پیارا ہے؟"
اخبار بدر قادیان میں شائع ہوا تھا۔ اس کو ایک مسیحی رسالہ "ھما" لکھنؤ نے بھی اپنے ایک شمارہ میں نقل کیا۔ اور ساتھ ساتھ ایڈیٹر صاحب "ھما" نے اپنے خیال میں کچھ جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ اور اس کا جواب الجواب بھی مولانا کی طرف سے بدر میں شائع ہو چکا ہے۔

مولانا موصوف نے جن باتوں کو اسلام کی طرف سے پیش فرمایا ہے وہ شہرت عامہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مولانا کا مضمون دعوتِ فکر و نظر ہے۔ مولانا نے حسب موقع جا بجا قرآن کریم اور بائیبل کے حوالے دیئے ہیں البتہ احادیث اور کتب سیر کے حوالجات بخوفِ طوالت درج نہیں فرمائے۔ ہم ایڈیٹر صاحب ھما لکھنؤ کی دانشمندی کے لئے چند ضروری حوالجات عیسائی بھائیوں ہی کی کتابوں سے پیش کر رہے ہیں تاکہ ان کو احادیث اور کتب سیر کے اوراق کو الٹنے پلٹنے کی زحمت گوارا نہ کرنی پڑے

قبل اس کے کہ ہم ایڈیٹر صاحب موصوف کے مطلوبہ حوالجات پیش کریں اس امر پر اظہارِ تاسف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ایڈیٹر صاحب موصوف نے اپنے جوابی نوٹس Notes اور "سخنہائے تازہ" میں بڑے رکیک قسم کے اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور بلا وجہ شرافت کا منہ چڑایا جس کا انہیں خود بھی اقرار ہے فرماتے ہیں:—

"ہم نے مولانا کے مضمون پر کہیں کہیں حاشیہ آرائی کی ہے! اور جو لہجہ اختیار کیا ہے وہ مولانا کو مرغوب ہے۔"

(حالانکہ مولانا نے کوئی غیر سنجیدہ یا غیر شریفانہ لفظ استعمال نہیں کیا تھا)

گویا ایڈیٹر صاحب "ھما" نے یہ لہجہ ازراہ محبت اختیار کیا ہے اور "اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ جو تم پر لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو۔" (لوقا ۶ : ۲۷-۲۸) کو مدنظر رکھ کر جواب دیا ہے۔ اور سنجیدگی و شرافت کو قبضہ میں رکھنے کی بجائے بلکہ غیر سنجیدہ اور غیر شریفانہ لہجہ اختیار کرکے اپنے آپ کو پست کر دیا (فلپیوں ۲ : ۶-۸) کیونکہ محبت کا یہی تقاضا ہے!

مولانا نے گلیتون ۳ - ۱۰ کا حوالہ دے کر تحریر فرمایا تھا کہ پولوس نے مذہب کا نام (مذہب اور شریعت ہم معنی الفاظ ہیں) لینے والے جملہ عیسائیوں کو لعنتی قرار دیا ہے۔

ایڈیٹر صاحب ھما نے جواباً تحریر فرمایا ہے کہ "مذہب کا نام لینا اور شریعت پر تکیہ کرنا دو الگ الگ باتیں ہیں"

حالانکہ "تکیہ کرتے ہیں" کے الفاظ اصل یونانی نسخہ میں نہیں ہیں۔ انگریزی بائیبل جو A.D. 1611 میں انگلستان کے حکمران کے حکم سے گرجوں میں تلاوت کے لئے پوری طرح اصل نسخہ سے ملا کر اور مناسب تصحیح کے بعد شائع کی گئی تھی اس میں بھی عبارت یوں درج ہے :—

For as many as are of the works of the law are under curse

اور اردو ترجمہ جو ۱۹۲۲ء میں شائع ہوا اس کے فٹ نوٹ میں "تکیہ کرتے ہیں" کے تحت لکھا ہے کہ :—

"یونانی شریعت کے کام والے"

غرض یونانی اور انگریزی بائیبل میں "تکیہ کرتے ہیں" کے الفاظ نہیں ہیں

اس لئے ایڈیٹر صاحب ھما کا "تکیہ کرتے ہیں" پر تکیہ کر کے جواب دینے کی کوشش بے سود ہے۔ اصل بات وہی ہے جو مولانا موصوف نے لکھی ہے۔

مولانا نے گلیتون ۳ - ۱۳ کا یہ حوالہ پیش کر کے کہ "مسیح ہمارے لئے لعنتی بنا اور اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا" یہ ظاہر فرمایا ہے کہ پولوس نے شریعت کو لعنت قرار دیا ہے۔ اس پر ایڈیٹر صاحب ھما نے جو نوٹ دیا ہے قابل دید ہے کہ کس طرح انہوں نے لفظی چالاکیوں اور الفاظ کی کثرت و بہتات کے پیچھے منہ چھپا کر لعنت کے الزام سے بچنے کی کوشش ناکام کی ہے۔ ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ

"مولانا "شریعت کی لعنت" اور "شریعت کو لعنت" میں تمیز نہ کر سکے۔"

ایڈیٹر صاحب ھما کی تمیز کا امتحان ہے میں پولوس کے الفاظ کو ایک دوسرے جملہ میں استعمال کر دیتا ہوں۔

"حضرت یعقوب (حواری یسوع مسیح) نے پولوس کی ایجاد کردہ تثلیث کی لعنت سے بہتیروں کو بچا لیا"

ایڈیٹر صاحب ھما ناراض تو نہ ہوں گے؟ اس لئے کہ میں نے "تثلیث کو لعنت" نہیں بلکہ تثلیث کی لعنت" کہا ہے۔ اگر ایڈیٹر صاحب اس سے خوش ہیں تو چشم ما روشن دلِ ما شاد

بما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ

مولانا نے تحریر فرمایا تھا کہ

"الغرض کفارہ گناہوں سے نجات دلانے کی بجائے گناہوں میں بڑھانے اور انسان کو خدا سے دور پھینکنے کا بڑا ذریعہ ہے۔ پاکیزگی کا دشمن ہے؟

اس کے نیچے نوٹ دیتے ہوئے ایڈیٹر صاحب موصوف خود اخلاق اور سنجیدگی سے سراسر خالی ہو گئے ہیں۔ فرماتے ہیں "سراسر غلط بیانی ہے پولوس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے۔" خیال تھا کہ یہ اندازِ گفتگو صرف پادری عبدالحق صاحب کا ہی ہے مگر اب معلوم ہوا کہ ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔ دلائل سے عاجز آتے ہیں تو تحکم سے کام لیتے ہیں۔ یوں ہے یوں نہیں ہے۔ یہ قادیانی فلسفہ ہے۔ یہ انجیلی معنی نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ

اگر مولانا کے محولہ بالا حوالہ سے آپ ماننے کو تیار نہیں تو پولوس کا یہ حوالہ بھی موجود ہے

"جہاں شریعت نہیں وہاں گناہ محسوب نہیں ہوتا ہے۔ گناہ کا تم پر اختیار نہ ہوگا کیونکہ تم شریعت کے ماتحت نہیں"

(رومیوں ۵ - ۱۳ و ۶ - ۱۴)

کیا پولوس کے اس واضح بیان کے بعد بھی اس بات سے انکار کی گنجائش ہے کہ کفارہ کا عقیدہ پاکیزگی کا دشمن ہے اور کفارہ پر ایمان لا کر انسان حقیقی ایمان اور عمل صالح سے محروم ہو جاتا ہے۔ جب دماغ میں یہ خرمستی ہو کہ گناہ محسوب ہی نہیں ہوگا تو پھر کہاں کا حقیقی ایمان اور کہاں کا عمل صالح۔ اگر یہ عقیدہ ہے تو انسان گناہ بھی جاتا رہتا ہے۔

حوالہ ملاحظہ ہو ایک عیسائی بھائی بلکہ بڑے پادری صاحب Rev. A. R. K. Gough لکھتے ہیں :—

"Large numbers of our people have no sense of sin.... We seem to be no longer ashamed of our sins. When a people comes to that point desaster is ahead"

(The Watchman March 1941 London page 93)

مولانا نے آیت قرآنی اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ پولوس کے مندرجہ بالا قول کے مقابلہ میں پیش فرما کر اس کا یہ پہلو ظاہر فرمایا تھا کہ اسلام نے اعمالِ صالحہ کی ترغیب دی ہے۔ اور محبوب الٰہی بننے کی راہ بتائی ہے۔ اس پر ایڈیٹر صاحب ھما نے اپنی خفت کو چھپانے کے لئے حاشیہ آرائی فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں :—

"مطلب یہ ہوا کہ بانئ اسلام سے پہلے والے لوگوں سے خدا محبت نہیں کرتا تھا"

ایڈیٹر صاحب نے انجیلی معنی کے مطابق کہ :—

"جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں" (یوحنا ۱۰ : ۸)

اس کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ قرآن نے گزشتہ انبیاء کا ذکر کر کے اعلان فرمایا کہ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ سب نیکوکار تھے بیشک خدا ہمیشہ سے انسانوں سے محبت کرتا آیا ہے اور سارے انبیاء خدا کی محبت کا درس دینے آئے۔ حضرت موسےٰ نے خدا کو سارے دل اور ساری جان اور ساری عقل سے محبت کرنے کی تلقین کی۔

حضرت یسوع مسیح نے موسےٰ کی تعلیم کا اعادہ فرمایا مگر یہ یقین۔ یہ زور۔ یہ قوت۔ اور شوکت کہ تم میری پیروی کرو تو محبوب الٰہی بن جاؤ گے یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی حصہ تھا۔

مولانا نے تحریر فرمایا تھا کہ

"علاوہ ازیں انہوں نے (یسوع مسیح نے) خدا تعالےٰ کے بعد صرف اپنے پڑوسی سے محبت کرنے کی تلقین کی ہے"

اس پر ایڈیٹر صاحب کی حاشیہ آرائی ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں :—

"مولوی صاحب کس قدر سادہ دل ہیں کہ پڑوسی کے انجیلی معنی سے ناواقف ہیں"

چہ خوش گفت! آئینہ فریبت ... انجیلی معنی کا پلستر صاحب ... ہی کی

شریعت کے احکام میں سے ایک حکم ہے جس کو پولوس نے بے ضرورت بتا کر رد کر دیا ہے اب اس پر انجیلی معنی کا لیپ چڑھا کر انجیل کی ہمہ گیر اور عالمگیر اخوت کی تعلیم کے ثبوت میں پیش کرنا بہت مردانہ ہے

؎ آفریں بر تو اے ہمت مردانہ

اور ؎ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اس بات سے عیسائی صاحبان بھی انکار نہیں کر سکتے کہ تورات کا تخاطب صرف بنی اسرائیل سے تھا۔ پڑوسی، قوم، بھائی، ساری دنیا وغیرہ کا اطلاق صرف بنی اسرائیل پر ہوتا تھا۔ ان کی دنیا بنی اسرائیل تک محدود تھی۔ حضرت یسوع مسیح سے جب یہ سوال ہوا کہ استاد تورات میں کونسا بڑا حکم ہے تو اس نے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ دوسرا اس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ انہی دو حکموں پر تمام تورات اور انبیاء کے صحیفوں کا مدار ہے۔ متی ۲۲ : ۳۶ تا ۴۰

حضرت یسوع مسیح کا اشارہ استثنار ۷ : ۴-۵۔ اور احبار ۱۸-۱۹ کی طرف تھا۔ اردو بائبل میں احبار کی پوری عبارت یوں درج ہے:-

"تو اپنی قوم کے فرزندوں سے بدلہ مت لے اور نہ ان کی طرف سے کینہ رکھ بلکہ تو اپنے بھائی کو اپنی مانند پیار کر" (احبار ۱۸-۱۹)

انگریزی بائبل کے الفاظ بھی ملاحظہ ہوں:-

"Thou shalt not avenge nor have any grudge against the children of thy people but thou shalt love thy neighbours as thyself"

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ ان کو ہمہ گیری اور عالمگیری سے کوئی واسطہ نہیں جس پر انجیلی معنی کا لیپ چڑھا کر ہمہ گیر اخوت کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے

یہی حال

"جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں۔ تم بھی ان کے ساتھ ویسا ہی کرو۔"

کا بھی ہے یہ تعلیم بھی بنی اسرائیل تک محدود تھی کیونکہ اس کے ساتھ ہی لکھا ہے کہ

"توریت اور نبیوں کی یہی تعلیم ہے" (متی ۷ : ۱۲)

جب حضرت یسوع مسیح بار بار توریت اور نبیوں کا حوالہ دے کر اخوت اور برادرانہ برتاؤ کی تلقین کرتے ہیں اور اس بات کا اعلان فرما کر کہ

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا" (متی ۱۵-۲۵)

دوسری قوموں کی طرف بھیجے جانے سے قطعاً انکار فرماتے ہیں تو پھر اس قول کی کہ

"محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دوں گا"

عالمگیر دعوت سے تعبیر کرنا تفسیر القول بما لا یرضیٰ بہ قائلہ کا مصداق ہے۔ ؎

پیراں نمی پرند مریداں می پرانند

ایڈیٹر صاحب موصوف نے مولانا کو بتایا ہے کہ حضرت محمد (صلعم) کی عمر ۶۳ سال کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کتابت کی غلطی سے مولانا کے مضمون میں ہندسہ غلط لکھا گیا ہے نمایاں طور پر سہوِ کاتب پر گرفت قابلیت نہیں رکاکت کی دلیل ہے۔

مولانا نے لکھا تھا کہ

"وہ (خدا) ذوالجلال بھی ہے اور ذوالانتقام بھی"

اس پر ایڈیٹر صاحب کی حاشیہ آرائی ملاحظہ ہو:-

"یہ بھی کیوں نہ لکھ دیا کہ خدا کا نرا واحد ہونا جس کے ساتھ کثرت کا پہلو شامل نہ ہو"

مولانا ایسا کیونکر لکھ سکتے تھے۔ اس لئے کہ اس کا نرا واحد ہونا اس کی شانِ الوہیت کے شایاں ہے۔ جیسے شریف آدمی کے لئے اس کے باپ کا نرا واحد ہونا اس کے لئے شرف اور عزت کا باعث ہے۔ خدائے واحد کے ساتھ کثرت کا پہلو شانِ الوہیت کے منافی ہے۔ اور واحد باپ کے ساتھ کثرت کا پہلو نجابت اور اصالت کے خلاف ہے

مولانا نے یہ حدیث پیش فرمائی ہے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ کَمَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔ یہ ایسی مشہورِ عام حدیث ہے کہ فارسی میں اس کا ترجمہ ہو کر زبان زدِ خلائق ہے۔ مگر ایڈیٹر صاحب کو حوالہ چاہیئے۔ حوالہ حاضر ہے:-

بخاری شریف کے حوالہ سے مسٹر Emile Dermenghem نے اپنی کتاب محمد (صلعم) کے صفحہ ۱۱۳ پر اس حدیث شریف کو یوں درج فرمایا ہے

According to Anas the prophet said "None of you really has faith unless he desires for his neighbour what he desires for himself.

مولانا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا تھا کہ آپ نے غیر قوموں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے اور عملاً اس کا ثبوت بھی دیا۔ آپ نے عداوت کرنے والوں، دکھ دینے والوں اور قتل کے درپے رہنے والوں، متواتر جنگیں کرنے والوں اور شہر بدر کرنے والوں پر فتح پا کر عفو کر کے ان سے حسنِ سلوک کیا ...... وہ عفو جو تمام قدرت رکھنے کے باوجود دشمن کے لئے آپ کی طرف سے ظاہر ہوا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ سارے کے سارے اسلام میں داخل ہو گئے۔

نیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ وعلیک السلام

مگر حضرت یسوع مسیح کے اس ظاہری عفو سے جس کے ساتھ کوئی عملی ثبوت نہ تھا، یہودی قوم متاثر نہ ہو سکی۔ نہ وہ ان پر ایمان لائی۔

مولانا نے تاریخ کے اس عدیم المثال و بے نظیر واقعہ کے لئے کوئی حوالہ پیش نہیں کیا تھا کیونکہ اتنے مشہور واقعہ کے لئے حوالہ کی ضرورت ہی نہ تھی۔ لیکن باوجود اس کے کہ یہ تاریخِ عالم کا ایک روشن ترین ورق ہے ایڈیٹر صاحب کو شکایت ہے کہ حوالہ نہیں دیا۔ سو حوالہ ملاحظہ ہو وہ بھی ایک عیسائی بھائی کی کتاب سے۔ مسٹر Emile Dermengham مذکورہ بالا کتاب کے صفحہ ۲۸۱ پر زیرِ عنوان The capture of Mecca یوں رقمطراز ہیں:-

"Mecca an ungrateful homeland but one always dear to him (prophet) was about to fall like a ripe fruit. Thanks to a wisdom and a daring moderation which cannot be but admired. Victory came under conditions such as make this historic event one of the kind which bring honour to the human race."

علیک الصلوٰۃ وعلیک السلام

پھر لکھتے ہیں:-

Now he was about to bring off the "rebounding victory" promissed by revelation .... he grasped the golden ring on the gate of the temple with his hand and proclaimed amnesty.

خدائی وعدوں کے مطابق وقوع پذیر ہونے والی فتحِ مبین کے بعد عفو و درگزر کے بلند پایہ اخلاق نے نوعِ انسان کو مشرف و سربلند کر دیا۔ اس کے لئے ایڈیٹر صاحب کو حوالہ درکار تھا۔ آفتاب نصف النہار کے لئے بھی دلیل اور حوالہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ دولت اور حکومت پر اترانا آسان ہے۔ مگر طاقت اور اختیار حاصل ہونے کے بعد اشد ترین دشمنوں کے ساتھ اخلاقِ فاضلہ اور رحمتِ عامہ کا نمونہ دکھانا بہت مشکل ہے۔ کمزوری اور ناداری کی حالت میں رحم اور عفو کا اظہار تو "عصمتِ بی بی از بے چادری" کا مصداق ہوتا ہے۔

قوت و شوکت کے ساتھ دس ہزار قدوسیوں کے جلو میں فاران کی چوٹی پر جلوہ گر ہونے والا عالمِ روحانیت و تقدس اور رحمت کے آسمان کا آفتاب عالمتاب اپنے جان لیواؤں پر بھی ضیاء پاشی کر کے ان کو منور کر رہا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک اور عیسائی بھائی کا حوالہ ملاحظہ ہو۔ مسٹر Philip K. Hitti اپنی کتاب History of the Arabs کے صفحہ ۱۱۸ (پانچواں ایڈیشن) پر رقمطراز ہیں:-

"The conquest of Mekka was complete ...... the people themselves, however were treated with special magnanamity. Hardly a trimphal entry in an ancient annal is comparable to this"

لاثانی۔ لاجواب۔ عدیم المثال۔ اے دنیا کے سردار! تجھ پر لاکھوں سلام

باقی آئندہ

---

## وقفِ جدید کے وعدوں کی ادائیگی

کیا آپ کی جماعت نے وقفِ جدید کے سال رواں کا وعدہ ادا کر دیا ہے؟ اگر اب تک ادا نہیں کیا تو جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنے وعدوں کی رقوم ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

جملہ امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ تمام وعدہ کنندگان کی ادائیگیوں کا جائزہ لے کر جن کے ذمہ بقایا ہوں ان سے وصولی کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

# جماعت احمدیہ یادگیر میدانِ عمل میں

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز سابق مبلغ یادگیر میسور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انفاسِ قدسیہ نے جماعت احمدیہ کے افراد میں ایک عظیم الشان روحانی تغیّر پیدا کر دیا ہے اور یہ تغیر ہر لحاظ سے ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ ہر وہ محقق جس نے اس جماعت کو دیکھا وہ متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ چنانچہ مختلف مواقع پر بے شمار ملکی اور غیر ملکی محققین نے کھلے عام اس امتیاز کا اقرار و اعتراف کیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جہاں جہاں بھی ہماری جماعتیں قائم ہیں ان میں یہ روح نمایاں ہے۔ جماعت احمدیہ یادگیر کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اس جماعت کا ہر فرد اخلاص و عقیدت کے جذبات سے سرشار ہے اور ہر مرکزی اور جماعتی تحریک میں مسابقت کی روح کا مظاہرہ کرتا ہے۔ جب بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی تحریک ہوئی یہ لوگ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھے۔ یہ اسی اخلاص و فدائیت کا نتیجہ ہے کہ آٹھ صد افراد پر مشتمل یہ جماعت تیس ہزار روپے کے بجٹ کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہے۔ جماعت کے اس مالی جہاد کو دیکھ کر بے ساختہ اس جماعت کے افراد کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں اور زبان پکار اٹھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے الحاج حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنہوں نے اس جماعت کی بنیاد ڈالی اور افرادِ جماعت کے اندر خلوص و فدائیت کا یہ جذبہ پیدا کیا۔

یادگیر کے سابق امیر جماعت مکرم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب مرحوم کی وفات کی وجہ سے گو وقتی طور پر جماعت میں کسی قدر ایک جمود سا پیدا ہوا مگر جناب سیٹھ محمد اسماعیل صاحب غوری نے مقامی امارت کا عہدہ سنبھال کر جماعت میں بیداری پیدا کر دی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر بخشے

اس کے بعد مقامی امارت کا عہدہ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے سنبھالا جو اس وقت اپنے فرائض کو احسن رنگ میں انجام دے رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے۔

ذیل کے خاکہ میں جماعت احمدیہ یادگیر کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں کا ایک جائزہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مساعی کو شرفِ قبولیت بخشے۔

بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ یادگیر نے بچوں کی دینی تعلیم کا معقول انتظام کیا ہے اس وقت کم و بیش ڈیڑھ صد بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس غرض کے لئے مکرم مولوی نذیر احمد صاحب، مکرم مولوی فضل الرحمٰن صاحب، مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب اور مکرم بہادر خاں صاحب معلمین کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ بچوں کے لئے باقاعدہ ایک کورس مقرر ہے مزید برآں بچوں کو اسلامی ارکان، جماعتی عقائد اور مختصر تاریخ اسلام و احمدیت سے آگاہ کیا جاتا ہے

نئی پود کو موجودہ تباہ کن اور اخلاق سوز ماحول سے محفوظ رکھنے کے لئے مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت نے مجلس عاملہ کے ارکان کے سامنے ایک اسکول کے قیام کی پیشکش کی۔ تمام اراکین نے اسے بالاتفاق منظور کیا۔ یہ سکول ساتویں سے لے کر دسویں تک ہوگا۔ اس موقعہ پر سکول کے سالانہ بجٹ کا اندازہ دس ہزار روپے لگایا گیا۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ گو ابھی بہت سارے مراحل طے ہونے باقی ہیں تاہم امید ہے کہ چند مہینوں تک تجوزہ اسکول کا قیام عمل میں آجائے گا۔

جماعت کے افراد چونکہ مختلف محلہ جات میں رہتے ہیں اس لئے محلہ وار زعماء مقرر کئے گئے ہیں تاکہ وہ اپنے اپنے محلہ میں تربیت کا خاص خیال رکھیں۔ جماعت نے محلہ وار اجلاسات کروانے کا انتظام بھی کیا ہے۔ جن میں گاہے گاہے غیر احمدی اور غیر مسلم افراد شرکت کرتے ہیں۔ مہینے کے اختتام پر ایک مشترکہ اجلاس مسجد احمدیہ میں کیا جاتا ہے۔ جس میں تمام افراد ذوق و شوق سے شمولیت کرتے ہیں۔ تربیت کا یہ کام مکرم حکیم عبد العلی صاحب سیکرٹری تربیت کے تحت ہو رہا ہے۔ جزاہ اللہ خیراً

وقارِ عمل رفاہِ عامہ کا ایک حصہ ہے محض اسی جذبے کے ساتھ یہاں کے احباب نے شہر سے ایک میل باہر احمدیہ قبرستان میں ایک باولی کھودنے کا اہتمام کیا ہے۔ اس جگہ پانی کی بہت قلت ہے۔ جماعت کے افراد ہر اتوار کو ½۸ بجے شب سے لے کر تین بجے شب تک نہایت جذبے کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس باؤلی پر کم و بیش ڈیڑھ ہزار روپیہ لاگت کا اندازہ ہے۔ وقارِ عمل کا یہ سب انتظام مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ کے زیر نگرانی ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے۔

تبلیغ کی غرض سے جماعت نے ایک لائبریری کا انتظام بھی کیا ہے۔ یہاں قریباً ہر روز ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ مطالعہ کتب و اخبار بینی کے لئے آتے ہیں۔ اور مکرم ولی الدین صاحب لائبریرین نہایت خوش اسلوبی سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اس لائبریری کے جملہ اخراجات مکرم سیٹھ نثار احمد صاحب برداشت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔

جماعت احمدیہ یادگیر کا ہر فرد دوسروں تک پیغام حق پہنچانا اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے۔ احباب جاہے کسی کام پر جائیں لٹریچر ضرور ساتھ رکھتے ہیں۔

خاکسار نے جماعت کے سامنے "ہفتہ تبلیغ" منانے کی تجویز رکھی۔ چنانچہ کم و بیش ۲۵ افراد نے اس مبارک ہفتے کے لئے اپنے نام پیش کئے اور وفود کی صورت میں مختلف مقامات پر تبلیغ کی اور سینکڑوں افراد تک پیغامِ حق پہنچایا۔ تبلیغ پر جانے والے دوستوں نے جو رپورٹیں دیں وہ نہایت ہی خوشکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک وقفِ عارضی میں یادگیر کی جماعت کے نمائندگان نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا چنانچہ مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری سیکرٹری تبلیغ اور مکرم محمد رحمت اللہ صاحب نے باوجود گوناگوں معروفیات کے بیجاپور میں خوب تبلیغ کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے

تبلیغی و تربیتی کاموں کے علاوہ احباب جماعت میں ہمدردیٔ غرباء کا بھی جذبہ پایا جاتا ہے۔ وقتاً فوقتاً غرباء کی امداد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

احبابِ کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس جماعت کی نیک مساعی کو بارور کرے۔ اور ان سب کے جذبۂ اخلاص کو فزوں تر فرمائے آمین۔

## دورہ انسپکٹر صاحب وقفِ جدید

وقفِ جدید کے انسپکٹر مکرم مولوی سید بدر الدین صاحب مورخہ ۱۵ ر ستمبر ۱۹۷۰ء سے جماعتہائے احمدیہ کشمیر کا دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ جماعتوں سے درخواست ہے کہ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمادیں۔ اور وقفِ جدید کے چندوں کی زیادہ سے زیادہ وصولی اور مزید وعدوں کے حصول میں ان کی مدد فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

## جمیع مبلغینِ کرام کی توجہ کیلئے

مبلغینِ کرام مرکزِ احمدیت کے نمائندے ہوتے ہیں اور جہاں اپنے اپنے حلقہ کے احباب کی تربیت ان کے ذمہ ہوتی ہے وہاں وہ مرکزی تحریکات کی اہمیت احباب پر واضح کرتے ہیں تا مرکزی تحریکات کامیاب ہوں اور سالانہ تبلیغی منصوبے بروئے کار آئیں اور احمدیت کا قافلہ تیزی سے اپنی منزلِ مقصود کی طرف رواں دواں ہو۔

حسب سابق ہفتہ تحریکِ جدید ماہ اخا (اکتوبر) کے آغاز میں منایا جارہا ہے۔ امید ہے کہ تمام مبلغین اپنی اپنی جماعتوں میں اس کی کامیابی کی کوشش کریں گے اور نظارت ہذا کو اپنی مساعی سے مطلع کریں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام کی مساعی کو بارور کرے۔ آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

## چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ قادیان کے ایام بہت قریب آرہے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کو اپنا مہمان قرار دیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے لئے اپنا چندہ جلسہ سالانہ جلد ادا کرکے ممنون فرمادیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

# آپ کی قابلِ قدر قربانیاں رنگ لارہی ہیں

احباب کرام نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے عظیم الشان تاریخی دورۂ افریقہ کے ایمان افروز حالات وکوائف پڑھ لئے ہیں جو اخبار بدر میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ اور ان حالات کو پڑھنے کے بعد جماعت کے مخلصین کی دور رس نگاہوں نے اچھی طرح یہ اندازہ لگا لیا ہوگا کہ قادیان کی گمنام سی بستی سے اٹھنے والی بظاہر ایک خفیف سی آواز جہاں برعظیم پاک وہند کے ہر علاقہ میں پہنچی وہاں اللہ تعالےٰ کی تائید ونصرت کے ساتھ ہزاروں ہزار میل کا سفر طے کرکے افریقہ کے تاریک براعظم میں بھی پہنچی۔ اور یوں پہنچی کہ افریقہ کے قریباً تمام ممالک میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کم وبیش بیس لاکھ غلام پیدا ہو گئے اور افریقی قومیں جو مسیحیت کی ظاہری شوکت سے مرعوب ہو کر تثلیث کا شکار ہو رہی تھیں وہ فرزندان احمدیت کی بے مثل قربانیوں کے نتیجہ میں محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو رہی ہیں اور جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اہل افریقہ کے دل جیتے جا چکے ہیں اب ان سے صرف زبانی اقرار کروانا باقی ہے۔

حضور انور کا یہ تاریخی دورہ جہاں اور بہت سی برکات کا موجب بنا ہے وہاں ایک بہت بڑی برکت جماعت احمدیہ کو یہ حاصل ہوئی ہے کہ جماعت علیٰ وجہ البصیرت اس یقین پر نہایت مضبوطی سے قائم ہو گئی ہے کہ جماعت احمدیہ کی دنیا بھر میں ترقی کے متعلق اللہ تعالےٰ نے جو عظیم الشان وعدے اور بشارات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دئے ہیں ان کے پورا ہونے کا وقت بہت قریب ہے۔ الحمد للہ

پھر کیا ہم اس حقیقت سے انکار کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعض تصانیف میں دو دو پیسے یا چند آنے ماہوار چندہ دینے والے مخلصین کے جو نام شائع فرمائے ہیں ان دو دو پیسوں کا افریقہ کے بیس لاکھ قلوب کو فتح کرنے میں ایک بنیادی دخل ہے۔ یقیناً وہ دو دو پیسے چندہ ہی تھا جو احمدیت کی بنیادیں مضبوط کرنے کا باعث بنا اور اللہ تعالےٰ کی تائید ونصرت کو کھینچ لایا اور آج ہم بڑے فخر کے ساتھ یہ دعوےٰ کرنے کے قابل ہوئے ہیں کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

ہمارا یہ دعوےٰ جہاں ہمارے لئے فخر کا موجب ہے وہاں ہماری ذمہ داریوں کو بھی بڑھاتا ہے۔ خود اس ملک بھارت میں ابھی کروڑوں افراد موجود ہیں جن تک ہمیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ ایک بھاری ذمہ داری ہے لیکن ہم جماعت نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ اس کی قربانیاں بارگاہِ رب العزت میں مقبول ہو رہی ہیں وہ یقیناً قربانی کے میدان میں قدم آگے بڑھاتی ہے۔ اور ہماری [illegible] کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے یہی قابلِ فخر امتیاز بخشا ہے کہ یہ قربانی [illegible] اللہ تعالےٰ کی نصرت کی امیدوار اور طلبگار رہتی ہے۔

ہمارے بزرگوں نے اللہ تعالےٰ کے حضور قربانیاں پیش کیں جن کے خوشکن نتائج آج ہمارے سامنے ہیں۔ ہماری قربانیوں کے بھی عظیم الشان نتائج ضرور نکلیں گے۔

آئیے ہم سب مل کر اللہ تعالےٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کو ساری دنیا میں قائم کرنے کے لئے اپنے اموال خدا تعالےٰ کے حضور پیش کریں۔ اور اس کے فضلوں کے امیدوار بنیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

# اُترپردیش کی صوبائی کانفرنس بمقام رڑکی ضلع سہارنپور

اُترپردیش کی جماعتوں کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال صوبائی کانفرنس رڑکی ضلع سہارنپور میں بتاریخ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء بروز اتوار منعقد ہوگی۔ یہ مقام تبلیغی لحاظ سے نہایت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

مستورات کے لئے بھی انتظام ہوگا۔ احباب مستورات کو بھی ہمراہ لائیں۔

خط وکتابت کے لئے ایڈریس یہ ہے :-

مکرم مظاہر حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ

c/o Yaqoob Ahmad Sahib
A-48 Research Colony
ROORKEY (U.P.)

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان


## سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز ہیوی انجینیرنگ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائینز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہوسکتی ہیں۔

## گلوب ربر اینڈ انڈسٹریز

آفس وفیکٹری : ۱۰ ابر بھورام سرکار لین کلکتہ ۱۵    فون نمبر ۳۲۷۲ - ۲۴
شوروم : ۱/۳۱ نور چیت پور روڈ کلکتہ ۱    فون نمبر ۰۴۰۱ - ۳۴
تار کا پتہ : "گلوب ایکسپورٹ" "Globe Export"



## کار اور ٹرک کے پرزے

اگر آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکا تو یہ مت خیال فرمائیے کہ یہ پرزہ بھارت میں نایاب ہو چکا ہے۔ آپ ٹیلیفون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پیٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے۔ ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہوسکتے ہیں

## آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1
فون نمبرز 23-1652, 23-5222    تار کا پتہ Autocentre


## دعائے مغفرت

مکرم برادرم چوہدری عبد القدیر صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی والدہ محترمہ [illegible] بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سردار خاں ساکن موہلکی ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱۴ اگست [illegible] کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور ۱۵ اگست کو ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب کرام مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار منیر احمد گجراتی درویش قادیان

## درخواست دعا

جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء کے دنوں میں میری نھنی نواسی امۃ الصبور عمر ۸ ماہ شدید بیمار ہوگئی تھی۔ خدشہ ہے کہ اس بیماری کے اثر سے اس کی سماعت متاثر ہوئی ہے چونکہ گویائی سماعت سے متعلق ہوتی ہے اس لئے بچی کی شدید معذوری کا خطرہ ہے۔ براہ کرم ربوہ درویشان قادیان اور بزرگان عزیزہ کی شفایابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمادیں

خاکسار عبد الرحیم درویش نمبر ۲۷